عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
انٹرنیشنل
ہفت روزہ

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
[illegible]
شمارہ نمبر ۳۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی عظیم الشان کامیابی

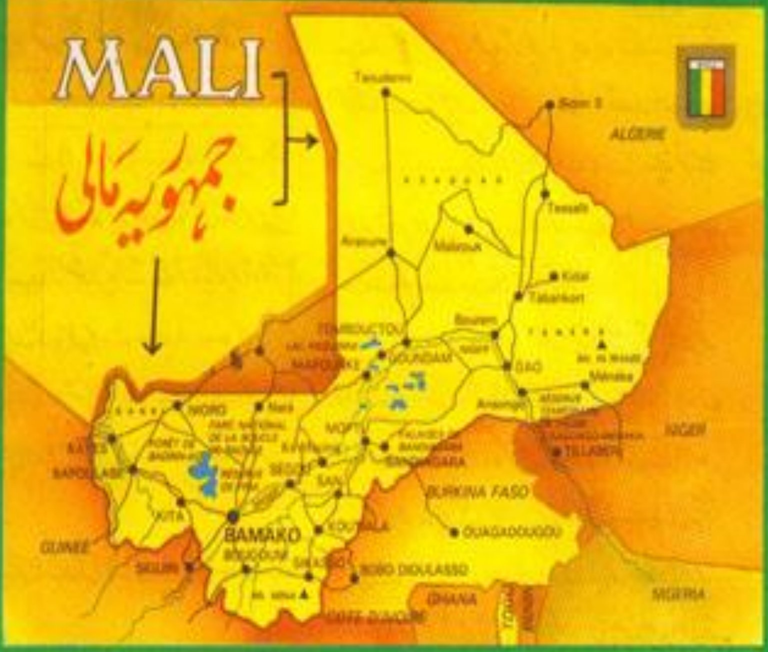
MALI
جمہوریہ مالی
Taoudenni
ALGERIE
Tessalit
Araouane
Kidal
Tabankort
TOMBOUCTOU
GOUNDAM
Bourem
GAO
Ménaka
NIORO
Nara
KAYES
MOPTI
SEGOU
SAN
BAMAKO
KITA
KOUTIALA
SIKASSO
BURKINA FASO
OUAGADOUGOU
BOBO DIOULASSO
TILLABERI
NIGER
GUINEE
GHANA
NIGERIA

مغربی افریقہ
کے ایک
اسلامی ملک
جمہوریہ مالی میں

30 ہزار (تیس ہزار)

قادیانیوں کا دوبارہ
قبول اسلام

ایک
اسرائیلی فوجی چھاؤنی
جنات اور بھوتوں
کی آماجگاہ
بن گئی

شب برائت
کے فضائل سے
برکتوں اور فیصلوں
والی رات

مرزا طاہر! دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

امریکہ میں مدعی نبوت رشاد خلیفہ قتل کر دیا گیا

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

چھپکلی کو مارنے والی حدیث

محمد عارف مہدی، جھنگ ——— سرگودھا

س: میں نے ایک دفعہ ایک رسالہ میں ایک جگہ لکھا ہوا پڑھا کہ چھپکلی کے بارے میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور پاکؐ نے فرمایا کہ جو آدمی چھپکلی کو ایک مار میں یعنی پہلی چوٹ سے مارے گا۔ اس کو سو نیکیاں ملیں گی جو دوسری چوٹ سے مارے گا اس کو اس سے کم اور جو تیسری چوٹ سے مارے گا اس کو اس سے کم۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ آیا یہ حدیث شریف صحیح ہے یا ضعیف۔

ج: یہ حدیث صحیح ہے مگر حدیث میں ذکر وزغ کا ہے اور وزغ عام چھپکلی کو نہیں کہتے بلکہ گرگٹ کو کہتے ہیں۔

س: کسی دکاندار سے کوئی چیز ادھار لینا اور پھر چند دنوں بعد یا ایک ماہ کے بعد رقم دے دینا اس سے گناہ تو نہیں ہے؟ کیونکہ وقتی طور پر انسان کے پاس پیسے نہیں ہوتے۔ اور چیز کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیا یہ بھی سود ہے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب دے کر ممنون فرمائیں۔

ج: چیز ادھار لینے دینے کا کوئی حرج نہیں۔

عورتوں کی خرید و فروخت

محمد اشرف ——— کوئٹہ

ہمارا علاقہ سرحد افغانستان پر واقع ہے جہاں ایک سردار ہے جس کے پاس جدی پشتی غلام اور کنیزائیں ہیں لونڈیوں کو فروخت کرتا ہے پوچھنا یہ ہے کہ آیا یہ کنیزیں خرید کر بچہ نہ ہونے کے لئے آپریشن کر سکتا ہے یا نہیں کیونکہ خریدنے کا مقصد ان سے خدمت لینا ہے نہ کہ اولاد کیونکہ اولاد کے لئے تو پہلے بیوی جو کہ تقریباً ۷ بچوں کی ماں ہے موجود ہے۔ اور خدمت کرنے سے قاصر رہتی ہے

۲: اسی سردار کے گھر میں نکاح پڑھائیں تو پیسے کچھ کم لیتا ہے۔ مثلاً ساٹھ ہزار کے بجائے پچاس ہزار روپے آیا اس طرح نکاح میں لا کر بچہ نہ ہونے کے لئے اس لونڈی کو بچہ نہ ہونے کا آپریشن کرا سکتا ہے یا نہیں کیونکہ لونڈی کے لانے کا مقصد خدمت ہے۔ اولاد نہیں۔

ج: آج کل شرعی لونڈیاں اور کنیزیں نہیں ہیں اس لئے ان کی خرید و فروخت حرام ہے اور بغیر شرعی نکاح کے ان سے صحبت کرنا زنا ہے۔

قادیانی کے جنازہ میں شرکت

نامعلوم

س: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک آدمی باوجود معلوم ہونے کے کسی قادیانی مرتد کی نماز جنازہ میں شریک ہوتا ہے اور اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کراتا ہے اور اس کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے کیا ایسا کرنے والا یا کرانے والا مسلمان رہ سکتا ہے یا نہیں؟

ج: قبرستان میں دفن کرنا ہی جائز نہیں ہے۔ لقولہ تعالیٰ

"ولا تصل علی احد منھم مات ابدا
ولا تقم علی قبرہ۔ انھم کفروا باللہ
ورسولہ وماتوا وھم فٰسقون۔"
(التوبہ: ۸۴)

قرآن کریم کی نص صریح کے بعد جو شخص قادیانی کے جنازہ کو جائز سمجھتا ہے، وہ مسلمان نہیں اس کا ایمان جاتا رہا اور نکاح بھی ٹوٹ گیا۔ اس پر ایمان کی تجدید کے بعد دوبارہ نکاح لازم ہے۔

س: جس مسلمان نے قادیانی کی میت کو غسل دیا باوجود معلوم ہونے کے۔ ان سب کے بارے میں جو شرعی حکم ہے تحریر کریں نیز ان کے نکاح کا کیا حکم ہے؟ جو شادی شدہ ہیں ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟

ج: قادیانی مردار کو غسل دینا بھی جائز نہیں جو شخص اس کو جائز سمجھتا ہے اس کا بھی وہی حکم ہے جو اوپر لکھا گیا ہے۔

مسلم میت کے لئے مخصوص چارپائی قادیانی استعمال کر سکتا ہے؟

ابوبکر سعید الرحمٰن ——— کراچی

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہماری مسجد میں جنازہ اٹھانے کی ایک چارپائی ہے جو کہ بوقت ضرورت اہل محلہ استعمال کرتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ ہمارے علاقہ میں قادیانی بھی ہیں تو کیا مسلمانوں کی یہ جنازہ اٹھانے کی چارپائی قادیانیوں کے استعمال کے لئے دینا جائز ہے یا نہیں؟

ایک مرتبہ غلطی سے امام صاحب نے لاعلمی کی وجہ سے قادیانی کے استعمال کے لئے یہ چارپائی دے دی تھی اس سے کوئی فرق تو نہیں پڑا۔

ج: مسجد کی دیگر اشیاء کی طرح یہ میت کی چارپائی بھی مسجد کے لئے وقف ہے اور اس کا مصرف صرف اور صرف مسلمان میت ہی ہے۔ جس طرح مسجد مسلمانوں کی عبادت کے لئے ہے اسی طرح متعلقہ اشیاء کا مصرف بھی مسلمان ہی ہیں۔

اس کے علاوہ وقف کرنے والے کی نیت بھی یہی ہوتی ہے کہ اسے مسلمان استعمال کریں، اس لئے کسی غیر مسلم قادیانی کے لئے جنازہ کی چارپائی دینا ہی جائز نہیں ہے، لاعلمی سے جو کچھ ہوا اس پر مواخذہ

باقی صفحہ ۳۶ پر ملاحظہ فرمائیں

ہفت روزہ
ختم نبوت
KHATME NUBUWWAT
AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE

اشاعت ۱۱ تا ۱۷ شعبان المعظم ۱۴۱۰ھ
مطابق ۹ تا ۱۵ مارچ ۱۹۹۰ء شمسی
جلد نمبر 8 شمارہ نمبر 38

سرپرست
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول: **عبدالرحمٰن باوا**

اِس شمارے میں

۱ —— مرزا طاہر! دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ (اداریہ) —— ۵
۲ —— جمہوریہ مالی میں تیس ہزار قادیانیوں کا دوبارہ قبول اسلام —— ۷
۳ —— رؤف رحیم —— ۱۰
۴ —— شب برأت کے فضائل —— ۱۲
۵ —— انفاق وعفو —— ۱۴
۶ —— امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ —— ۱۷
۷ —— کاروانِ ختم نبوت —— ۱۸
۸ —— ایک اسرائیلی فوجی چھاؤنی جنات اور بھوتوں کی آماجگاہ بن گئی —— ۱۹
۹ —— مرزا طاہر اپنے عقائد باطلہ کی روشنی میں —— ۲۱

سرکولیشن منیجر
محمد انور

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ ۷۴۴۰۰
فون نمبر: ۷۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 Stock Well Green
London
SW9 9HZ UK
Tel: 01-737-8190

چندہ
سالانہ —— ۱۵۰ روپے
ششماہی —— ۷۵ روپے
سہ ماہی —— ۴۵ روپے
فی پرچہ —— ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
۴۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بینک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳
کراچی پاکستان

سرپرستان

- حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ —— مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
- مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمد داؤد یوسف صاحب —— برما
- مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب —— پاکستان
- شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب —— متحدہ عرب امارات
- حضرت مولانا محمد یونس صاحب —— بنگلہ دیش
- حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب —— جنوبی افریقہ
- حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب —— برطانیہ
- حضرت مولانا محمد ظہیر عالم صاحب —— کینیڈا
- حضرت مولانا سعید انگار صاحب —— فرانس

نارتھ امریکہ

○ وینکوور —— جمال عبدالستار
○ ایڈمنٹن —— عامر رشید
○ وینی پیگ —— میاں احمد
○ ٹورنٹو —— حافظ سعید احمد
○ مونٹریال —— آفتاب احمد
○ واشنگٹن —— کرامت اللہ
○ شکاگو —— محمد عبدالحئی
○ لاس اینجلس —— نذر رشید
○ سیکرامینٹو —— چوہدری محمد شریف کوری

بیرون ملک نمائندے

○ قطر —— قاری محمد اسماعیل بشیدی
○ دوبئی —— قاری محمد اسماعیل
○ ابوظہبی —— قاری وصیف الرحمٰن
○ برما —— محمد یوسف

○ باربڈوس —— اسماعیل قاضی
○ سوئٹزرلینڈ —— لے کیو انصاری
○ برطانیہ —— محمد اقبال
○ اسپین —— راجہ حبیب الرحمٰن
○ ڈنمارک —— محمد ادریس
○ ناروے —— میاں اشرف جاوید

○ افریقہ —— محمد منیر افریقی
○ ماریشس —— محمد اخلاص احمد
○ ٹرینیڈاڈ —— اسماعیل ناخدا
○ ری یونین فرانس —— عبدالرشید بزرگ
○ بنگلہ دیش —— محی الدین خان
○ مغربی جرمنی —— مشتاق الرحمٰن
○ سنگاپور —— سید میر حسن بخاری

حمد باری تعالیٰ

جل جلالہ

خدا کی حمد سے آغاز ہر مقام کیا
کہ جس نے تجھ کو سخن فہم و خوش کلام کیا

اسی نے نطق سے انسان کو شرف بخشا
اسی نے حرف و معانی کا اہتمام کیا

وہ نور خاص جبیں ابوالبشرؑ کو دیا
ملائکہ نے بھی آدم کا احترام کیا

بشر کو اپنی خلافت کا مرتبہ دے کر
فیوض نامتناہی کو اور عام کیا

بتا کے جن و بشر کے وجود کی غایت
لیعبدون پہ مقصد کا اختتام کیا

فلک کو سدرۃ و طوبیٰ و عرش و لوح و قلم
زمیں کو اوجِ حرم دے کے نیک نام کیا

فلک کو چاند ستاروں سے روشنی بخشی
زمیں کو سنبل و ریحاں سے خوش مقام کیا

زمیں کی پیاس بجھانے کے واسطے کیا کیا
فضا میں ابر بہاری کا انتظام کیا

شفق سے دامن گردوں کو کر دیا رنگیں
زمیں کو خون شہیداں سے لالہ فام کیا

ہوائے تند کو صحرا میں سوز دل بخشا!
نسیم صبح کو گلشن میں خوش خرام کیا

جمال خار مغیلاں دیا بیاباں کو
چمن کی گود میں پھولوں کو مشک فام کیا

تجلی رخ و گیسو کو تھا ، جو شوق ظہور
تو کائنات کو پابند صبح شام کیا

بقدر جلوۂ رخسار و زلف محبوباں !!
نگاہ اہل نظر کو اسیر دام کیا

ہزار شکر جہنم کی آگ کو اس نے
شفیق جیسے گنہگار پر حرام کیا

شفیق جونپوری

مرزا طاہر! دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

یوں تو ہر ملحد، بے دین اور مغرب کا دلدادہ جو مادر پدر آزادی کا خواہاں ہے۔ علماء کرام پر اس لئے زبان طعن دراز کرتا رہتا ہے۔ کہ وہ اسے سچائی کا راستہ دکھاتے اور ہمیشہ حق کی بات کہتے ہیں۔ ذرا فیشن پر تنقید کردی فوراً دقیانوسی قرار دے ڈالا اور ان کے خلاف بیان بازی شروع کردی۔ اس ملحد طبقہ کو گائیڈ کرنے والا قادیانی ٹولہ ہے۔

بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ دوسروں کے عیب تلاش کرتے ہیں۔ خود ان کو اپنے عیب نظر نہیں آتے۔ پھر کسی میں عیب ہوں یا نہ ہوں کوئی نہ کوئی الزام فقرہ لگا دیتے ہیں۔ تاکہ اگر انہیں لوگوں کی نظروں میں گرا نہ سکیں، مشکوک تو بنا دیں۔

قادیانیوں کے بھگوڑے پیشوا مرزا طاہر نے پچھلے دنوں ایک ”خطبہ“ دیا جس میں اس نے علماء کے خلاف خوب دل کی بھڑاس نکالی۔ اس نے چک سکندر تحصیل کھاریاں کے واقعہ کے بارے میں بھی بتایا کہ وہاں مخالفین نے قادیانیوں کے مکانات جلانے کا منصوبہ بنایا تھا۔ اور پھر سارا تھرب علماء کے خلاف خوب زہر اگلا۔ حالانکہ چک سکندر کے واقعہ کے بارے میں ہم دیانتدارانہ طور پر یہ لکھ چکے ہیں۔ کہ وہاں کے قادیانیوں کو جو بااثر تھے۔ محمد امیر نامی ایک شخص کے قبول اسلام کا غصہ تھا۔ وہ اس وجہ سے مزید بھڑکے ہوئے تھے۔ کہ محمد امیر صاحب نے قادیانیت سے تائب ہو جانے کے بعد قادیانیوں کے گمراہ کن عقائد اور اندرونی حقائق طشت از بام کرنا شروع کر دیئے تھے۔ جس پر انہوں نے عین عید الضحیٰ کے دنوں میں ایک چوبارے میں مورچہ بند ہو کر قتل کرنے کا پروگرام بنایا۔ جناب محمد امیر صاحب تو ان کی زد میں نہ آ سکے۔ البتہ ایک اور بے گناہ مسلمان احمد خان شہید ہو گیا۔ اور ان کے ساتھی زخمی ہو گئے۔

احمد خان کی شہادت کے بعد نہ صرف چک سکندر میں بلکہ آس پاس کے دیہاتوں میں بھی یہ خبر آناً فاناً پھیل گئی۔ اور دوسرے چکوک سے مشتعل مسلمان چک سکندر کا رخ کرنے لگے لیکن قادیانی یہ بھانپ چکے تھے۔ کہ اب ہماری خیر نہیں۔ وہ چک چھوڑ کر ربوہ چلے گئے۔ اور جو باقی رہ گئے۔ انہوں نے کھلم کھلا اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔

اس تحریک کو چلانے والے علماء نہیں تھے۔ نہ ہی کسی عالم دین نے یہ اعلان کیا کہ قادیانیوں سے بدلہ لو اور انہیں قتل کر دو۔ اس واقعہ کے بعد چک سکندر میں کرفیو نافذ تھا اور پولیس نے پورے چک کو گھیرے میں لیا ہوا تھا۔ اس لئے باہر سے جو علماء تحقیق حالات کے لئے وہاں جانا چاہتے تھے۔ وہ بھی نہ جا سکے۔

الغرض چک سکندر کے واقعہ کی ابتداء خود قادیانیوں کی طرف سے ہوئی، معاہدہ کر کے انہوں نے توڑا پھر مورچہ بند ہو کر فائرنگ کر کے ایک مسلمان کو شہید اور دو کو زخمی کر دیا ان کا منصوبہ وسیع پیمانے پر قتل و غارت کرنے کا تھا۔ لیکن مسلمان بیدار ہو گئے۔ اور انہیں کو بھاگ کر جان بچانا پڑی۔ اب مرزا طاہر لندن میں بیٹھا۔ اسی طرح من گھڑت افسانے تراش رہا ہے۔ جس طرح اس کا دادا مرزا قادیانی، اس کا باپ مرزا محمود اور بھائی مرزا ناصر تراشا کرتے تھے۔ ساتھ ہی ساتھ علماء کرام کو باؤلے کتے کی طرح بھونک رہا ہے۔

ابھی کچھ عرصہ پہلے اس نے اپنے ایک ”خطبہ“ میں کہا

(۱) ملاں ایک ایسی قوم ہے۔ جو بنیادی طور پر بزدل ہے۔ اور بیچارے معصوم سادہ لوح عوام الناس کو بھڑکا کر ہمیشہ خطروں میں دھکیل دینے والی قوم ہے۔

(۲) ان میں نہ اخلاقی قوت ہے نہ کوئی انسانی قدریں ہیں۔

(۳) یہ تنہا کچھ نہیں کر سکتے سوائے شرارت کے، سوائے گالیاں دینے کے، سوائے گند اچھالنے کے۔

(۴) پس ہم جانتے ہیں ملاں کو، جتنی بھی اس کی حیثیت، جتنی طاقت اور جتنا ایمان اور یقین اس کے اندر ہوا کرتا ہے۔ اگر حکومت دنیا کے سامنے یہ عذر پیش کرتی ہے۔ کہ مولوی بڑا خطرناک ہے۔ اس کے سامنے ہماری پیش نہیں جاتی ہم مجبور ہیں۔ اگر حکومت اس عذر میں سچی ہے تو ہمیں الگ کر دے۔ اور مولویوں کو الگ چھوڑ دے۔ اور یہ خبیثانہ فعل چھوڑ دے کہ حکومت کے امن و امان کو برقرار رکھنے والے ادارے احمدیوں کے دشمن کے ساتھ شامل ہو کر حکومت کی طاقت کو احمدیوں کے خلاف استعمال کریں۔ پولیس ہٹ جائے اور پھر دیکھے جماعت احمدیہ .... کس شان کے ساتھ اپنا دفاع کرتی ہے۔ (الفضل)

مرزا طاہر اگر اپنے گریبان میں جھانک لیتا تو شاید اسے علماء کرام کو بزدلی، شرارت اور گالیاں دینے کا الزام لگانے کی جرأت نہ ہوتی اس لئے کہ :-

۱ :- وہ خود بزدل ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ پاکستان میں اپنے ہزاروں پیروکاروں کو بے یار و مددگار اور بے سہارا چھوڑ کر بزدلوں کی طرح رات کی تاریکی میں ملک چھوڑ کر بھاگا۔ اور اب تک اسے ہمت نہیں کہ وہ پاکستان میں آئے۔

۲ :- رہی اخلاقی قوت اور انسانی قدریں تو وہ اس کے دادا مرزا قادیانی کی کتابوں سے عیاں ہے۔ جن میں اس نے اپنے مخالفین کو ولد الحرام، خنزیر، کتے تک کہا ہے یہی نہیں انبیاء کرام علیہم السلام کی معصوم ہستیوں کو بھی نہیں چھوڑا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایسی ایسی گالیاں دیں کہ شرافت اور انسانیت سر پیٹ کے رہ جائے۔ اگر کوئی تاویل چاہے تو ہم اسے بے شمار حوالے پیش کر سکتے ہیں۔

۳ :- جہاں تک شرارت اور غنڈہ گردی کا تعلق ہے تو مرزا طاہر سب سے بڑا غنڈہ ہے۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کی ابتدا مرزا طاہر کی غنڈہ گردی اور شرارت سے ہوئی۔ جب اس نے ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج ملتان کے نہتے طلباء پر اوباشوں، ہاکیوں، ہتھیاروں سے حملہ کرایا

۴ :- رہا اس دھمکی کا مسئلہ کہ حکومت الگ ہو جائے ہمیں اور مولویوں کو چھوڑ دے۔ ہم خود ان سے نمٹ لیں گے۔ تو جناب علماء کرام نے ہمیشہ قربانیاں دیں۔ جب مرزا طاہر کے دادا پڑدادا انگریز کے گھوڑوں کو خرخرے کرتے تھے۔ اور انگریزوں کے بوٹ پالش کرتے تھے۔ پچاس گھوڑے مع سواروں کے انگریزی فوج کی امانت اور مجاہدین آزادی کو قتل کرنے کے لئے بھیجے اس وقت علماء ہی تھے جو میدان میں ڈٹے ہوئے تھے۔ ہزاروں علماء کو تختہ دار پر لٹکایا گیا۔ پھانسی کے تختے ختم ہو گئے تو درختوں کو پھانسیاں بنا کر علماء کو پھانسیاں دی گئیں۔ سؤر کی کھالوں میں انہیں سی کر توپوں سے داغا گیا۔ کون سا عالم دین تھا جو میدان چھوڑ کر بھاگا یا اس نے معافی مانگی۔

دور کیوں جائیں پاکستان میں جب ظفر اللہ برسر اقتدار تھا ہزاروں علماء کو صرف اس لئے قید کر دیا گیا کہ وہ مسئلہ ختم نبوت بیان کرتے تھے۔ ہزاروں علماء کرام کو مقدمات میں الجھایا گیا۔ لیکن کوئی عالم دین میدان چھوڑ کر نہیں بھاگا۔ مرزا طاہر کو تو شرم کے مارے ڈوب مرنا چاہئے کہ جو صرف گرفتاری کے خوف سے بزدلوں کی طرح پاکستان چھوڑ کر لندن بھاگ گیا اور الزام علماء کو دیتا ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے

ڈھیٹ اور بے شرم بھی دنیا میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

حضرت مولانا حق نواز جھنگوی کی شہادت

۲۲ فروری ۱۹۹۰ء رات ۸ بجے کے قریب انجمن سپاہ صحابہ کے سرپرست اعلیٰ اور جمعیۃ علماء اسلام کے راہنما مولانا حق نواز جھنگوی جو اپنے گھر (واقع جھنگ) سے کسی تقریب میں شرکت کیلئے جا رہے تھے کہ نامعلوم افراد کی گولیوں کی بوچھاڑ سے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا کی نماز جنازہ دوسرے روز حضرت حافظ الحدیث مولانا عبداللہ درخواستی نے پڑھائی اور اسی روز ان کو جھنگ کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مولانا حق نواز نے اپنی پوری زندگی عظمت صحابہ اور مقام صحابہ کے تحفظ کے سلسلے میں وقف کی ہوئی تھی اس سلسلے میں آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں آپ کی شہادت سے اُمت مسلمہ ایک عظیم مجاہد، نڈر، بے باک مقرر اور مخلص دینی راہنما سے محروم ہو گئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خان محمد، حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری اور ادارہ "ختم نبوت" نے اس واقعہ کو اسلامی قوتوں کے خلاف گہری سازش قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ قاتلوں کو جلد گرفتار کر کے عبرتناک سزا دے، آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس عطا کرے، اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائے۔ (آمین)

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت کی عظیم الشان کامیابی

مغربی افریقہ کے ایک اسلامی ملک

جمہوریہ مالی میں

۳۰ تیس ہزار قادیانیوں کا دوبارہ قبولِ اسلام

قادیانی سربراہ مرزا طاہر نے قادیانیوں کے سالانہ جلسہ منعقدہ ۱۱، ۱۲، ۱۳، اگست ۱۹۸۹ء بمقام ٹلفورڈ برطانیہ میں قادیانیوں کو یہ مژدہ سنایا کہ ان کے گروہ مغربی افریقہ کے ایک اسلامی ملک جمہوریہ مالی میں ۲۵ ہزار مسلمانوں کو قادیانی بنانے میں کامیاب ہو گیا ہے چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد نے ایک نمائندہ وفد جو مولانا عبدالرحمٰن باوا اور مولانا منظور احمد الحسینی پر مشتمل تھا حالات کا جائزہ لینے اور صحیح صورت حال معلوم کرنے کے لئے جمہوریہ مالی کے دارالحکومت بماکو بھیجا۔ وفد نے ۱۸ جنوری ۱۹۹۰ء سے یکم فروری ۱۹۹۰ء تک جمہوریہ مالی کا دورہ کیا اس دورے سے کراچی واپسی پر وفد نے اپنے جن تاثرات کا اظہار فرمایا وہ قارئین کے لئے پیش کیا جا رہا ہے۔ تفصیلی رپورٹ آئندہ کسی شمارے میں پیش کی جائے گی۔

(ادارہ)

یہ بات اظہر من الشمس اور طے شدہ ہے کہ قادیانیت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے اور پوری امت مسلمہ کا آج سے نہیں بلکہ سو سال سے اس پر اتفاق ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اور مرتد و زندیق ہیں۔

پاکستان کی قومی اسمبلی نے ۱۹۷۴ء میں ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور ۱۹۸۴ء سے ان کی سرگرمیوں پر پابندی ہے رابطہ عالم اسلامی نے ۱۹۷۴ء میں منعقدہ ایک کانفرنس میں بھی تمام اسلامی ملکوں سے یہی کہا کہ وہ اپنے اپنے ملکوں میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیں۔ گویا قادیانیت کے کفر میں کسی کا اختلاف نہیں دنیا کی اکثر و بیشتر جگہوں میں مسلمانوں کو قادیانیوں کی حیثیت کا پتہ چل چکا ہے لیکن ابھی تک کچھ ممالک ایسے بھی ہیں جہاں کے لوگ قادیانیت کے بارے میں زیادہ نہیں جانتے۔ اور ایسے ممالک کے لوگ قادیانیت کو اسلام سمجھ کر دھوکہ کھا جاتے ہیں۔

براعظم افریقہ کے بعض ممالک ایسے ہیں جن کو غربت افلاس اور قحط نے بری طرح جکڑ رکھا ہے۔ اور ایک سازش کے تحت استعماری طاقتوں نے انہیں تعلیم سے بے بہرہ رکھا ہے ایسے ممالک میں مقیم مسلمان، عیسائیت اور قادیانیت کے لئے تر نوالہ ثابت ہو رہے ہیں۔

افریقہ کے بعض ملکوں میں جہاں عیسائی مشنریاں کام کر رہی ہیں وہاں قادیانیت کی ارتدادی سرگرمیاں بھی جاری ہیں اگرچہ قادیانی ان غریب ملکوں میں اپنی دولت پانی کی طرح بہا رہے ہیں اور ایک عرصے سے ہسپتال، اسکول، کالج اور ان کے مراکز قائم ہیں لیکن جو خرچ ان کا ہو رہا ہے اس کے مقابلے میں جو کامیابی انہیں ملنی چاہئے تھی نہیں مل رہی ہے

قادیانیت ایک سیاسی گروہ ہے اس کے اپنے سیاسی عزائم ہیں اس بات کو ان کے اپنے رسائل و جرائد سے ثابت کیا جا سکتا ہے کہ وہ اسرائیل کی طرح ایک ایسے خطے کی تلاش میں ہے جہاں وہ اپنی حکومت قائم کر سکے۔ پہلے انہوں نے پاکستان میں قادیانی اسٹیٹ بنانے کی کوشش کی لیکن وہ ناکام رہے۔ پاکستان میں ان کے خلاف جو شدید نفرت کی فضا پائی جاتی ہے اس سے قادیانی قیادت نے محسوس کیا کہ یہاں ان کا مستقبل تاریک ہے۔

گزشتہ چند سالوں سے اپنے سیاسی عزائم کی تکمیل کے لئے ان کی نظر افریقہ پر ہے قادیانی سربراہ مرزا طاہر نے قادیانیوں پر زور دیا ہے کہ وہ افریقہ کی طرف متوجہ ہوں۔ قادیانی تاجروں سے کہا ہے کہ وہ اپنے کارخانے افریقہ میں لگائیں۔ وہاں مشنری طرز پر کام کریں۔ ہسپتال، اسکول، کالج اور شرکتیں بنانے اور کارخانے لگانے کے بہانے مال و دولت کے بل بوتے پر وہاں کے غریب بھولے بھالے مسلمانوں کے ایمان کا شکار کھیلیں۔

ابھی حال ہی کی بات ہے کہ قادیانیوں نے مغربی افریقہ کے ایک مسلمان ملک جمہوریہ مالی میں اپنی ارتدادی سرگرمیاں شہر کے بجائے دیہات میں شروع کیں اس لئے کہ دیہات کے لوگ بڑے سادہ لوح ہوتے ہیں۔ ان کو اسلام کے لبادے میں احمدیت یعنی قادیانیت کی دعوت دی اور کہا کہ "دینِ احمدیہ" اور "دینِ محمدیہ"

میں کوئی فرق نہیں۔ ہم تمہاری سڑکیں بنادیں گے۔ تمہارے لئے زراعت کے جدید آلات فراہم کریں گے۔ بجلی پہنچانے کا انتظام کریں گے۔ ہسپتال، اسکولز، کالجز تعمیر کرادیں گے۔ سائیکلیں، موٹر سائیکلیں اور گاڑیاں مفت دیں گے۔ ان کو مال و دولت کے لالچ کے ذریعہ جھانسہ دینے کی کوشش کی جس میں وہ کامیاب ہوگئے۔ جمہوریہ مالی کے دارالحکومت باماکو سے ۲۱۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک چھوٹا سا قصبہ جس کا نام "تیجینی" ہے وہاں ایک مذہبی رہنما جو تجارت بھی کرتے ہیں شیخ عمر کانتے کو قادیانی بنانے میں وہ کامیاب ہوگئے پھر اس مذہبی رہنما نے (جس کا ایک وسیع علاقے پر اثر تھا) تقریباً ۲۰، ۳۰ ہزار مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملالیا۔

قادیانیوں نے دولت کے منہ کھول دیئے اور اسلام کے نام پر دھوکہ دیا چنانچہ قادیانیت کو دین محمدی سمجھ کر لوگوں نے قبول کرلیا۔

قادیانی سربراہ مرزا طاہر نے سالانہ جلسہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ اگست ۱۹۸۹ء منعقدہ لندن میں اپنے خطاب کے دوران شیخ عمر کانتے کو پیش کیا اور کہا کہ ان کے ذریعہ مالی میں بیس سے چالیس ہزار مسلمانوں نے قادیانیت کو قبول کرلیا ہے اس کامیابی کو مرزا طاہر نے قادیانیت کے لئے "نئے سال کا عظیم تحفہ" قرار دیا۔

جب یہ خبر اخبارات و جرائد میں چھپی تو اس سے مسلمانوں میں بڑی تشویش پیدا ہوئی انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے درخواست کی کہ وہ اس سلسلے میں اپنی ذمہ داری پوری کرے۔ چنانچہ نومبر ۸۹ء میں ہم دونوں مکہ معظمہ میں عمرہ پر تھے ہماری جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزی شیخ المشائخ مولانا خان محمد مدظلہ نے جو اس موقع پر حرم میں موجود تھے ہمیں حرم شریف میں ہی حکم فرمایا کہ فوراً جمہوریہ مالی پہنچیں اور وہاں کے لوگوں کو ختم نبوت کا پیغام پہنچائیں اور ان پر قادیانیت کی حقیقت واضح کرتے ہوئے ارتداد سے بچائیں۔ چنانچہ گذشتہ ماہ جنوری ۱۹۹۰ء میں ہم نے جمہوریہ مالی کا پندرہ روزہ دورہ کیا اور ابھی ابھی عمرہ کرتے ہوئے کراچی پہنچے ہیں۔

جمہوریہ مالی میں اللہ تعالیٰ نے ہماری بے حد مدد و نصرت فرمائی۔ اور ہم عظیم الشان کامیابی کے ساتھ واپس آئے ہیں۔ علماء کرام، مسلمانوں، حضرت امیر مرکزیہ اور ہم نے جو دعائیں کی تھیں اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالیں۔ آج ہم پاکستان کے مسلمانوں کو آپ کے اخبارات کے ذریعہ خوش خبری سنانا چاہتے ہیں کہ جن مسلمانوں کے قادیانیت کے قبول کرنے پر مرزا طاہر نے قادیانیوں کو نئے سال کا عظیم تحفہ قرار دیا تھا اب وہ بیس سے چالیس ہزار قادیانی قادیانیت پر لعنت ڈالتے ہوئے اور قادیانیت کی تکفیر کرتے ہوئے شیخ عمر کانتے کے ہمراہ دوبارہ داخل اسلام ہوچکے ہیں۔ اور یوں یہ واقعہ سال کا سب سے بڑا حادثہ قادیانیوں کے لئے ثابت ہوا اور قادیانیت ایک بار پھر ذلیل ہوئی۔

جب ہم مالی کے دارالحکومت باماکو پہنچے تو وہاں کے مسلمانوں کی سب سے بڑی تنظیم جمعیت مالی للاتحاد وتقدم الاسلام کے ذمہ داروں نے ہمارا استقبال کیا۔ اور فوراً مشاورت کے بعد جمہوریہ مالی کے وزیر داخلہ محترم جناب عیسیٰ انگو نیسبا سے ملاقات کرائی۔ ہم نے محترم وزیر داخلہ سے اپنی آمد کا مقصد بتایا اور جمہوریہ مالی میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کیا جس کے جواب میں محترم وزیر داخلہ نے کہا۔ ہم مسلمان ہیں اور یہ مسلمانوں کا ملک ہے اللہ تعالیٰ کی توحید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت و رسالت پر ہم ایمان رکھتے ہیں۔ یہ ملک صدیوں سے اسلام کا گہوارہ ہے یہاں مشہور صحابی حضرت عقبہ بن عامرؓ پہلی صدی میں تشریف لائے جن کی بدولت یہاں نور اسلام پھیلا۔

انہوں نے کہا کہ قادیانی شیاطین یا اس قسم کے دوسرے دھوکے باز لوگ یہاں اپنے قدم نہیں جما سکیں گے۔ ہمارا ملک غریب ضرور ہے ہم مر سکتے ہیں مگر جھوٹ اور غلط عقائد کو نہیں اپنائیں گے اور میں واضح کردوں کہ یہاں باطل کو چلنے نہیں دیا جائے گا۔

وزیر محترم نے ہماری آمد پر شکریہ ادا کیا۔ وزیر محترم کی خدمت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ایک یادداشت پیش کی گئی اور ان کی خدمت میں کراچی کا مطبوعہ قرآن کریم کا تحفہ پیش کیا گیا اس کے علاوہ دستور پاکستان، پاکستانی پاسپورٹ فارم، قادیانی آرڈیننس ۱۹۸۴ء اور رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد کی کاپی ان کی خدمت میں پیش کی گئی جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کی۔

محترم وزیر داخلہ سے ملاقات کے بعد ان کی اجازت سے ہم باماکو سے بذریعہ جیپ "تیجینی" پہنچے جہاں شیخ عمر کانتے سکونت پذیر ہیں۔ اپنی آمد کے فوراً بعد ہم نے شیخ عمر کانتے سے تفصیلی ملاقات کی ان کو مسلمانان عالم کی تشویش سے آگاہ کیا۔ اور قادیانیت کی حقیقت ان پر واضح کی۔ انہوں نے بتایا کہ قادیانی ہمارے پاس یہ کہہ کر آئے تھے کہ "دین محمدی" اور "دین احمدی" میں کوئی فرق نہیں۔

اس گفتگو کے بعد طے پایا کہ لوگوں کو جمع کیا جائے چنانچہ وقت مقررہ پر بڑی تعداد میں لوگ جمع ہوئے اور حاکم بلدیہ کی موجودگی میں شیخ عمر کانتے نے ہمارے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر پوری جماعت کے ہمراہ قادیانیت سے توبہ کے الفاظ دہرائے۔ مرزا قادیانی ان کے پیروکاروں اور مرزا طاہر کی تکفیر کا اعلان کیا۔ جناب شیخ عمر کانتے نے ہمارے سوالوں کے جواب دیتے ہوئے کہا کہ جب قادیانی میرے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ ہم دین محمدی کے پیروکار ہیں اور اسلام کے پھیلانے والے ہیں۔ اور انہوں نے کہا کہ تم لوگوں کو ہم بہت مال دیں گے میں نے ان لوگوں سے کہا کہ اگر آپ دین محمدی کے علاوہ اور کوئی دین لائے ہیں تو ہم آپ کے ساتھ نہیں چلیں گے۔ مگر انہوں نے یہ کہہ کر دھوکہ دیا کہ ہم دین محمدی کو لے کر چلنے والے ہیں۔ شیخ عمر کانتے نے اعتراف کیا کہ ۷۵ گاؤں کے لوگوں کو میں نے قادیانی بنایا تھا۔ اور میں نے لندن کے جلسے میں شرکت کی تھی اور وہاں خطاب کیا تھا۔ انہوں نے اجتماع میں موجود اپنی جماعت سے مخاطب ہوکر کہا۔ جو دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے ہٹ کر ہے وہ مردود ہے قابل قبول نہیں اور جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ کافر مرتد ہے۔

انہوں نے کہا کہ اب ہم سمجھ چکے ہیں کہ قادیانیوں کا مذہب اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہم سب قادیانیوں کے کافر و مرتد ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ ہم لوگ ان کے دھوکہ میں آگئے تھے شیخ عمر کانتے کے اس بیان کے بعد تمام جماعت نے توبہ کے الفاظ دہراتے ہوئے مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کی تکفیر کی بعد ازاں سب نے ہاتھ اٹھا کر قادیانیت سے براءت کا اظہار کیا۔ اور اللہ اکبر اللہ اکبر کے نعرے بلند کئے۔

تیجینی کی جامع مسجد کے امام الحاج ابوبکر جلیفے ہمارے

سوالوں کے جواب دیتے ہوئے کہا کہ اس قصبہ میں قادیانیت کی بنیاد میری عدم موجودگی میں رکھی گئی جبکہ میں باکو گیا ہوا تھا جب میں واپس آیا تو لوگوں نے کہا کہ ایک نئے دین احمدی کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اور اس کا امیر شیخ عمر کانتے ہے میں نے لاتعلقی کا اعلان کیا۔ امام صاحب نے مزید کہا کہ میں قادیانیوں کو کافر، مرتد اور زندیق سے بدتر سمجھتا ہوں انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے یہاں کے لوگوں سے وعدہ کیا تھا کہ ہم تمہاری زمینوں کو صحیح کر دیں گے تمہاری ہر طرح کی مدد کریں گے۔ اور بہت سا مال دیں گے امام موصوف نے قادیانیوں کو خبردار کیا کہ اگر آئندہ انہوں نے ادھر کا رخ کیا تو ہم تمہارے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دیں گے۔

حاکم بلدیہ نے وفد ختم نبوت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہم سب آپ حضرات کی آمد پر بہت خوش ہوئے ہیں آپ نے اتنا لمبا سفر کر کے اس دور کے دیہات میں دینی ذمہ داری پوری کی۔ انہوں نے کہا کہ یہاں کے لوگوں سے قادیانیوں نے بہت سے وعدے کئے، بہت سا مال دینے راستوں کو صحیح کرنے شفاخانے کھولنے اور گاڑیاں مفت دینے کا وعدہ کیا اور اسلام کا نام لے کر دھوکہ دیا بستی والوں نے سمجھا کہ "احمدیت" اسلام کے سوا کوئی الگ چیز نہیں ہے۔ لہٰذا انہوں نے قادیانیت کا طوق اپنے گلے میں ڈال لیا۔

انہوں نے کہا کہ اب حق ظاہر ہو گیا ہے لہٰذا ہم سب قادیانیت کی تکفیر کا اعلان کرتے ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ختم نبوت پر ایمان لاتے ہیں۔

جیجنی کے گاؤں میں ایک عرصے سے جو فساد پھیلا ہوا تھا وہ اب ختم ہو گیا ہے۔ شیخ عمر کانتے جو اس گاؤں کا نمائندہ تھا اس کے اعلان سے تمام کے تمام قادیانی از سرنو دوبارہ مسلمان ہو گئے ہیں اور یوں یہ علاقہ قادیانیت کی لعنت سے پاک ہو گیا ہے۔

بعد ازاں وفد ختم نبوت نے امام جامع مسجد اور شیخ عمر کانتے میں باہمی مصافحہ اور معانقہ کرایا۔ وفد ختم نبوت جب اس علاقے سے روانہ ہوا تو بڑی تعداد میں لوگوں نے الوداع کہا۔

جمعیۃ مالی للاتحاد و تقدم الاسلام کے ذمہ دارو نے بتایا کہ جب سے شیخ عمر کانتے نے قادیانیت کو اختیار کیا تھا حکومت مالی کو اسی وقت سے تشویش تھی۔ حکومت نے اقدامات کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اور قادیانیوں کے خلاف احکامات جاری کر رکھے تھے لیکن آپ حضرات کی آمد کے بعد حکومت متوجہ ہو گئی اور ان پر عمل درآمد کرایا گیا۔ اور یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ باکو میں جن ۳ شخصوں نے قادیانیت اختیار کر کے اس باطل مذہب کو مالی میں پھیلانے کی کوشش کی ان کی گرفتاری کے لئے پولیس چھاپے مار رہی ہے لیکن وہ تا حال مفرور ہیں۔

بقیہ : رؤف رحیم

رسول اللہ آج میں یہ خدمت انجام دوں گا۔ اس رات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آرام فرمایا (بخاری ج ۱ ص ۴۰۲)

ایک مرتبہ کسی غزوہ میں مال غنیمت میں بہت سے غلام اور باندیاں مسلمانوں کے ہاتھ آئیں، حضور انورؐ نے ضرورت مندوں میں انہیں تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ حضرت علی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ فاطمہؓ گھر کا کام کاج تنہا کرتی ہیں چکی پیستے پیستے ان کی ہتھیلیاں گھس گئی ہیں۔ اور مشک سے پانی بھرتے بھرتے ان کے سینہ پر نیل پڑ گئے ہیں۔ ان کو بھی کوئی خادم عنایت ہو جو ان کی محنت میں ہاتھ بٹائے۔ حضور حضرت فاطمہ کے یہاں تشریف لے گئے اور ان سے کہا۔ اے فاطمہ! کیا میں تم کو اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں جو تم نے طلب کی ہے حضرت فاطمہ نے عرض کیا بے شک۔ آپؐ نے فرمایا ہر نماز کے بعد اور رات کو جب سونے کے لئے بستر پر لیٹو تو ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو حضرت فاطمہ نے بڑی خوشی سے یہ بات قبول کر لی۔ اور اس پر عمل درآمد کیا اسی لئے یہ "تسبیح فاطمہ" کے نام سے مشہور ہے ——— صحابہ کرام جب کوئی کام مل کر کرتے خواہ وہ مجلسی نوعیت کا ہوتا تو آپ اس میں بھی اپنے آپ کو الگ نہ رکھتے۔

ایک سفر میں سب نے مل کر کھانا تیار کرنے کا اہتمام کیا ایک صحابی نے کہا کہ بکری کو ذبح کرنے اور گوشت بنانے کا کام میں کروں گا۔ دوسرے نے کہا پکانے کا کام میرے ذمے ہے حضور نے فرمایا جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لانے کی ذمہ داری میں لیتا ہوں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو تکلیف فرمانے کی ضرورت نہیں تو آپ نے فرمایا کہ اللہ اس بندہ کو پسند نہیں کرتا جو دوسروں سے اپنے آپ کو ممتاز کرے۔

سیرۃ کا ہر صفحہ اس قسم کے واقعات سے بھرا ہوا ہے جن میں حضور نے صحابہؓ کے دوش بدوش جانثاری اور عملی کاموں میں حصہ لیا اور ان کے آرام کو اپنے آرام پر مقدم رکھا۔
صلی اللہ علیہ وسلم

امریکہ میں مدعی نبوت رشاد خلیفہ قتل کر دیا گیا

انٹرنیشنل عربی اخبار "المسلمون" کی خبر کے مطابق رشاد خلیفہ نامی شخص جس نے تین سال قبل ریاستہائے متحدہ امریکہ (ایری زونا اسٹیٹ کے شہر ٹوسان) میں رسالت کا دعویٰ کیا تھا۔ ۳۱ جنوری ۱۹۹۰ء کی رات دو بجے اس کو اس کے گھر میں تیز دھار آلے کے ذریعے قتل کر دیا گیا۔ رشاد خلیفہ نے پہلے حدیث کا انکار کیا پھر رسالت کا دعویٰ کیا بعد ازاں الوہیت کا مدعی بن بیٹھا۔

○

اخبار عالم اسلامی مکہ مکرمہ کے مطابق مزید بتایا گیا ہے کہ قتل کے وقت خلیفہ رشاد کی عمر ۵۴ سال تھی اس نے ۱۹ کے عدد کے سلسلے میں ایک کتابچہ بھی لکھا تھا جس سے باطل مذہب بہائی کی ترویج مقصود تھی۔

تمام اسلامی تنظیموں نے اس کے کفریہ اور مرتدانہ عقائد کی وجہ سے اپنے متعدد بیانات میں اس کو خارج از اسلام قرار دیا تھا۔

امریکہ کی پولیس تلاش بسیار کے باوجود ابھی تک قاتل کا سراغ نہیں لگا سکی ہے پولیس کے مطابق اس کے ہلاک ہونے کے اسباب ابھی تک معلوم نہیں ہو سکے۔

رؤف رحیم

علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

حضرت مولانا
قاضی زین العابدین سجاد
میرٹھی مدظلہ

لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم۔ (یونس ع ۱۴)

درحقیقت تمہارے پاس رسول آیا جو تم ہی میں سے ہے اگراں ہے اس پر وہ جس سے تمہیں تکلیف پہنچے، حریص ہے تمہاری بھلائی کا اور ایمان والوں کے لئے نہایت شفیق اور مہربان ہے۔

اس آیت کریمہ میں سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی صفات بیان کی گئی ہیں اول یہ کہ "وہ پیغمبر تم ہی میں سے ہے" قریش مکہ کو جن کا پورے عرب پر اقتدار تھا۔ اور جو اپنے آپ کو تمام قبائل عرب میں ممتاز سمجھتے تھے یہ بتا دیا گیا کہ وہ نسل و نسب کے اعتبار سے تم میں سے ہی تھے۔ عجم میں سے نہیں جسے تم اپنے سے گرا ہوا سمجھتے ہو۔ تمہیں اپنی فصاحت و بلاغت اور خوش بیانی اور طلاقت لسانی پر اتنا فخر ہے کہ دوسری قوموں کو اپنے سامنے گرا ہوا سمجھتے ہو پھر عرب میں بھی وہ قریش میں سے ہیں جن کو تم اپنا سردار تسلیم کرتے ہو اور قریش میں بھی بنی ہاشم میں سے جن کے ہاتھ میں کعبہ شریف کا انتظام و اہتمام تھا جس کی وجہ سے تمام عرب کے لوگ ان کی عظمت و جلال کو تسلیم کرتے تھے۔

پھر وہ تمہارے خاندان کا ایک فرد ہونے کے اعتبار سے تمہارا جانا پہچانا ہے اس کی زندگی کا چالیس سال کا زمانہ تمہارے ہی درمیان گذرا ہے تم اس کی صداقت و پارسائی و عصمت و عفت اور امانت و دیانت سے اچھی طرح واقف ہو، جس نے اپنی چالیس سال کی عمر میں اپنے ذاتی معاملات میں کبھی جھوٹ نہ بولا ہو۔ اور جسے تم نے "امین" کا خطاب دیا ہو وہ خدا پر کیسے افترا رکھ سکتا ہے اور غلط طور پر یہ کہہ سکتا ہے کہ اس نے اسے نبی بنا کر بھیجا ہے حالانکہ اس نے نبی نہیں بنایا۔

دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ انسان ہی ہے فرشتہ نہیں جن نہیں۔ اس کی مقدس زندگی تمہارے لئے نمونہ بن سکتی ہے اگر بالفرض فرشتہ کو پیغمبر بنا کر بھیج دیا جاتا تو تم کہہ سکتے تھے کہ وہ تو فرشتہ ہے جو خدا کی نافرمانی کر ہی نہیں سکتا ہم تو انسان ہیں اس کی تقلید کیسے کر سکتے ہیں۔

دوسری صفت یہ ہے کہ اسے تمہاری ہر تکلیف گراں ہے وہ یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ تم کسی مصیبت میں گرفتار ہو۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مومنین تو ایک طرف رہے ان کافروں کی تکلیف بھی نہ دیکھ سکتے تھے جو تلوار لے کر آپؐ کے مقابلہ میں آئے۔

بدر کی لڑائی میں ان کفار قریش کو شکست ہوئی جو مدینہ منورہ پر چڑھائی کرنے آئے تھے یہ ستر قیدی تھے ان میں حضورؐ کے چچا حضرت عباس بھی تھے۔ رات کو حضور کے کانوں میں ان کے کراہنے کی آواز آئی تو آپ سو نہ سکے۔ ایک انصاری نے دیکھ معلوم کیا کہ حضور آرام کیوں نہیں فرماتے۔ آپ نے وجہ بتائی انہوں نے حضرت عباس کی مشکیں کھول دیں اور حضورؐ کو اطلاع دی۔ آپ نے فرمایا سب قیدیوں کے بندھن کھول دو چنانچہ حکم کی تعمیل کی گئی تب جا کر آپؐ کو نیند آئی۔

رسول اکرم صلعم کی ہجرت مدینہ کے بعد ایک سال مکہ معظمہ میں سخت قحط پڑا۔ ابو سفیان سردار مکہ جو کئی مرتبہ مدینہ پر چڑھائی کر چکا تھا۔ حاضر خدمت ہوا اور حضورؐ سے مدد کی درخواست کی کہ مکہ میں قحط کے وقت نجد سے غلہ آ جایا کرتا تھا ثمامہ ابن اثال سردار نجد اب مسلمان ہو چکا ہے اس نے اسلام کے بعد کفار مکہ کی مدد سے ہاتھ روک لیا تھا حضورؐ نے اسے حکم بھیجا کہ مکہ والوں کی غلہ بھیج کر مدد کرو اس نے حضور کے حکم کی تعمیل کی اور مکہ والوں کی مصیبت دور ہوئی۔

تیسری صفت یہ ہے کہ ان کا دل اس کے لئے تڑپتا رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ملہ و شاملہ ہر انسان تک پہنچا ئیں اس کے بدلے میں آپ دنیا کی بڑی سے بڑی دولت عیش و راحت اور ریاست اور حکومت کو خاطر میں نہ لاتے۔ مکہ مکرمہ میں جب آپ اسلام کی اشاعت کے لئے کوشاں ہوئے اور اس راستہ میں ہر قسم کی تکلیفیں جھیلیں تو سرداران قریش نے عتبہ بن ربیعہ کو اپنا نمائندہ بنا کر ابو طالب، حضورؐ کے چچا کے پاس بھیجا اور ان کے ذریعہ آپ کو یہ پیغام دیا۔ کہ اے محمد اگر حکومت و ریاست چاہتے ہو تو ہم تم کو اپنا رئیس اور سردار بنانے کے لئے تیار ہیں اور اگر مال اور دولت کی خواہش ہے تو ہم تمہارے قدموں میں دولت کے انبار لگا دیں گے۔ اگر کسی معزز اور حسین عورت سے شادی کرنا چاہتے ہو تو اس کا بھی انتظام کیا جا سکتا ہے۔

اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ اگر تم میرے داہنے ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند رکھ دو تو بھی میں اسے قبول نہ کروں گا میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندے بن جاؤ۔ اور اس کا پیغام رحمت جو اسلام کی صورت میں لے کر آیا ہوں اسے قبول کرو۔

قل ائنکم لتکفرون بالذی خلق
الارض فی یومین وتجعلون لہ اندادا
ذلک رب العالمین
(حٰم السجدۃ ع ۲)

کہہ دو کیا تم اس خدا کا انکار کرتے ہو جس نے دو دن میں زمین کو پیدا کیا اور تم اس کے شریک ٹھہراتے ہو۔ یہی سب کائنات کا پروردگار ہے۔

پھر فرمایا کہ اگر اے نبی آپ ان کی خاطر اپنی طبیعت پر اتنا

بوجھ نہ ڈالیں ان کی قسمت میں ایمان کی دولت نہیں

وما اکثر الناس ولو حرصت بمومنین ۔

چوتھی صفت یہ ہے کہ آپ مومنین کے لئے خصوصیت کے ساتھ "رؤف" اور "رحیم" ہیں۔ رافۃ کے معنی محبت اور شفقت ہیں۔ رؤف مبالغہ کا صیغہ ہے رحیم رحمت سے صفت ہے کا صیغہ ہے مبالغہ کے صیغوں میں کثرت اور زیادتی ملحوظ ہوتی ہے اور صفت مشبہ کے صیغوں میں دوام اور لزوم کا لحاظ ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ مومنوں کے ساتھ آپ کی محبت و شفقت انتہا درجہ کی ہے اور یہ دنیا اور آخرت دونوں میں ہے۔

یوں تو جیسا کہ مفصل بیان کیا گیا ہے کہ آپ تمام کائنات کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں اور آپ کی رحمت و کرم کی بارش سب پر کسی نہ کسی صورت سے ہوتی ہی رہتی تھی مگر جو لوگ ایمان لائے اور آپ کے پیام رحمت و شریعت اسلام کو قبول کیا وہ تو آپ کے لطف و کرم اور شفقت و رحمت سے سب سے زیادہ مستفید ہوئے۔ شریعت اسلامیہ کو اپنی زندگی کا لائحہ بنا کر وہ دنیوی و اخروی فوز و فلاح اور معاشرتی و معاشی تمدنی و سیاسی فوائد و نعم سے تو مستفید ہوئے ہی، ذاتی طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خصوصی لطف و کرم سے نوازا اور ہر معاملہ میں ان کی بھلائی اور سہولت کا خیال رکھا۔

کسی غزوہ میں یا عام زندگی کے حالات میں آپ ان کو ہر امکانی مدد دیتے اگر کوئی مشکل کام سامنے آتا تو دوسرے مسلمانوں کے ساتھ آپ بے تکلف اس میں شریک ہو جاتے۔

غزوہ خندق میں مدینہ منورہ پر مختلف قبائل حملہ آور ہوئے پر جب حضرت سلمان فارسی کے مشورہ پر جب مدینے کے ایک طرف خندق کھودنے کا فیصلہ کیا گیا تو مقدس صحابہ نے پھاوڑے اور ٹوکریاں سنبھالیں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی بے تکلف ان میں شامل ہو گئے۔ فدا کاران رسول آپ کو منع کرتے تھے مگر آپ نے ان کو تنہا نہ چھوڑا، اور اس کام میں ان کے ساتھ ہو کر ان کے جوش و خروش کو بڑھایا۔ کسی صحابی نے اپنا پیٹ کھول کر دکھایا کہ اس پر بھوک کی وجہ سے ایک پتھر بندھا ہوا ہے تو آپ نے اسے یوں تسلی دی کہ اپنا پیٹ کھول کر دکھایا کہ اس میں دو پتھر بندھے ہوئے ہیں پھر جب آپ کے ایک خاص فدائی حضرت جابر سے یہ حالت نہ دیکھی گئی، تو انہوں نے گھر جا کر کھانے کا انتظام کیا۔ اور اپنی وسعت کے مطابق صرف آپ کی دعوت کا اہتمام کیا اور حضور سے خاموشی کے ساتھ دعوت قبول کرنے کی درخواست کی تو یہاں بھی آپ اپنے ساتھیوں کو نہ بھولے اور اعلان عام کر دیا کہ جابر کے یہاں سب مسلمانوں کی دعوت عام ہے جابر حیران رہ گئے۔ اور سب معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا۔ حضور سارے لشکر کو لے کر جابر کے ہاں پہنچے اور بسم اللہ کہہ کر کھانا شروع کیا تو تمام لشکر جس کی تعداد تین ہزار تھی شکم سیر ہو گیا اور کھانا جوں کا توں بچ گیا۔

ہجرت کے بعد مسلمانوں کی جماعتی تشکیل کے لئے نماز باجماعت کی بہت اہمیت تھی آپ نے اپنی قیام گاہ حضرت ابو ایوب انصاری کے مکان کے قریب ایک جگہ اس کے لئے خریدی اور مسجد اور اس سے متصل حجروں کی تعمیر شروع ہوئی تو صحابہ کرام کے ساتھ آپ خود بھی اس کام میں بے تکلف شریک ہو گئے حضور اینٹیں اٹھاتے جاتے اور یہ رجز پڑھتے جاتے۔

اللھم لا عیش الا عیش الآخرۃ
فاغفر الانصار والمھاجرۃ

اے اللہ زندگی تو بس آخرت ہی کی ہے لہٰذا
تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

صحابہ حضور کو مصروف کار دیکھ کر جوش میں آ جاتے اور جوابا یہ رجز پڑھتے۔

لئن قعدنا والرسول یعمل
لذاك منا العمل المضلل

اگر ہم بیٹھ رہے اور رسول کام کرتے رہے
تو ہمارا یہ عمل بڑا گمراہی کا ہوگا۔

اسی زمانہ میں قریش کا مدینہ منورہ پر حملہ آور ہونے کا، جیسا کہ انہوں نے چیلنج کیا تھا، برابر اندیشہ رہتا رسول اکرم صلعم بنفس نفیس ہتھیار لگا کر ساری ساری رات جاگتے اور مدینہ کے ارد گرد پہرہ دیتے۔ ایک دن آپ نے فرمایا کاش کوئی اللہ کا نیک بندہ ہوتا جو آج رات میری بجائے پہرہ دیتا۔ یکایک حضرت سعد بن وقاص ہتھیار کھڑکھڑاتے ہوئے حاضر ہوئے اور عرض کیا یا

باقی ص ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

جبّار کارپیٹس
ڈیلرز
قائد آباد کارپیٹ ○ مون لائٹ ○ بلال کارپیٹ ○
یونائیٹڈ کارپیٹ ○ ڈیکور کارپیٹ ○ اولمپیا کارپیٹ
مساجد کیلئے خاص رعایت
۳ ۔ این آر ایونیو، ایس ڈی ون بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی فون ۶۳۶۸۸۱

شب برأت کے فضائل بزبان سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

جنہیں ہم نے آتش بازی اور بے جا رسموں میں گم کر دیا۔

قاری حافظ
عبد المجید
لاہور

قرآن پاک میں ہے :-

"قسم ہے کتاب واضح کی، بے شک ہم نے نازل کیا اس کو ایک رات میں جو برکت والی تھی، کیونکہ بلاشبہ ہمیں ڈرانا مقصود تھا۔ اسی رات جدا کیا جاتا ہے۔ ہر ایک حکم حکمت والا۔ جو حکم ہوتا ہے ہمارے ہاں سے، کیونکہ ہم کو رسول بھیجنا مقصود تھا"۔ (دخان آیت نمبر ۱ تا ۵)

مفسرین کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین میں سے بعض کا خیال ہے کہ ان آیات میں جس مبارک رات کا ذکر ہے وہ شعبان المعظم کی پندرھویں رات ہے۔ اس رات کو شب برات بھی کہا جاتا ہے۔ برات کے معنی ہیں نجات و خلاصی پانا۔ (المنجد صفحہ ۱۰۰) اس رات مشرک اور کینہ ور کے علاوہ اور گنہگاروں کو بخشش نصیب ہو جاتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں شب برات کی تفصیل ملاحظہ ہو۔

ابن ماجہ کی روایت ہے۔

حضرت علیؓ سے روایت کی گئی ہے۔ انہوں نے فرمایا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شعبان کی پندرھویں رات ہو تو اس رات کو قیام کرو (یعنی نماز پڑھو) اور دن کو روزہ رکھو کیونکہ اس رات اللہ تعالیٰ کی تجلی آفتاب کے غروب ہونے کے وقت سے آسمان دنیا پر ظاہر ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ خبردار! کوئی بخشش مانگنے والا ہے کہ اسے بخش دوں خبردار! کوئی رزق لینے والا ہے کہ اسے رزق دوں۔ خبردار! کوئی مصیبت زدہ ہے کہ اسے چھڑا دوں۔ خبردار! کوئی فلاں فلاں حاجت والا ہے۔ طلوع صبح صادق تک یہی آواز ارشاد ہوتا رہتا ہے۔

ہم تو مائل بکرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں!
راہ دکھلائیں کسے کوئی راہ رو منزل ہی نہیں
(اقبال)

دوسری حدیث :

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں۔ تحقیق اللہ جل مجدہ شعبان کی پندرھویں رات کو طلوع فرماتا ہے پس مشرک اور کینہ ور کے سوا اپنی ساری مخلوقات کو بخشتا ہے۔ (ابن ماجہ)

تیسری حدیث :

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت انہوں نے فرمایا کہ میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا پھر ناگہاں وہ بقیع (قبرستان مدینہ منورہ) میں پائے گئے۔ تب آپؐ نے فرمایا (اے عائشہؓ) کیا تمہیں اس بات کا ڈر تھا کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر ظلم کریں گے؟ میں نے خیال کیا تھا کہ شاید آپؐ ..... ازواج مطہرات (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے ہوں تب آپؐ نے فرمایا۔ تحقیق اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں رات کو آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے۔ پس قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں کی گنتی سے بھی زیادہ بخشتا ہے۔ اس روایت کو امام ترمذی نے روایت کیا۔ (مشکوٰۃ)

چوتھی حدیث :

حضرت عائشہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ اس رات میں کیا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس رات میں کیا ہے آپ نے فرمایا جو بچہ اس سال میں پیدا ہوگا وہ اس رات میں لکھا جاتا ہے۔ اور اس سال جو بنی آدم ہلاک ہونے والا ہوتا ہے اس کا نام لکھا جاتا ہے اور اس رات میں ان کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں۔ اور اسی رات میں ان کے رزق نازل ہوتے ہیں۔ تب حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ کوئی بھی ایسا نہیں جو اللہ کی رحمت کے بغیر جنت میں جا سکے تین دفعہ آپؐ نے یہ کلمہ فرمایا۔ میں نے کہا آپؐ بھی اللہ کی رحمت کے بغیر جنت میں نہیں جا سکیں گے۔ پھر آپؐ نے اپنا ہاتھ سر پر رکھ کر فرمایا اور میں بھی نہیں جا سکوں گا مگر اس صورت میں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے۔ یہ کلمہ تین دفعہ فرمایا۔ اس روایت کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

قارئین کرام

ان احادیث کے مطالب پر غور کریں، تو شب برات کے متعلق تعلیمات نبوی کا خلاصہ یہ ہے۔

۱۔ شب برات کو رات کے وقت عبادت کی جائے۔
۲۔ رات کے بعد دن کو روزہ رکھا جائے۔
۳۔ اس رات کو غروب آفتاب سے صبح صادق تک اللہ تعالیٰ کی تجلی (نور کا خاص پرتو) آسمان دنیا پر نازل ہوتی ہے۔
۴۔ اس رات کو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کوئی مجھ سے بخشش مانگنے والا ہے اسے میں بخش دوں گا۔ کوئی رزق

مانگنے والا ہے تو اسے رزق دوں گا۔ کوئی شخص کسی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے تو اُسے مصیبت سے نجات دوں گا۔ اسی طرح مختلف حاجاتِ انسانی کا نام لے کر اللہ تعالیٰ پورا کرنے کا ذمہ لیتے ہیں۔

۵۔ اس مبارک رات کو بخشش کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ مشرک اور کینہ ور کے علاوہ ہر گنہگار کو بخشش نصیب ہوتی ہے۔

۶۔ شب برات کو سرورِ کون و مکاں صلی اللہ علیہ وسلم بقیع کے قبرستان میں تشریف لے گئے۔

۷۔ اسی رات سال میں پیدا ہونے والوں اور مرنے والوں کی فہرست لکھی جاتی ہے اور انسانوں کے اعمال اللہ کے حضور میں پیش کئے جاتے ہیں۔

۸۔ اسی رات انسانوں کے رزق کا اندازہ نازل کیا جاتا ہے۔ اور وہ ملائکہ عظام جن کے سپرد یہ کام ہیں وہ تقسیم و تنظیمِ رزق پر متعین ہوتے ہیں۔

ان تعلیمات کی روشنی میں ہم اس مبارک رات کے لائحہ عمل کو سمجھ سکتے ہیں۔ ایک حصہ کا تعلق عقائد اور مشاہدات سے ہے۔ اس کے علاوہ انسانی اعمال اور اخلاقی صفات کا بھی ذکر ہے۔

حق جل مجدہ نے رحم و کرم کی برسات کے علاوہ جن دو چیزوں پر توجہ دلائی ہے ایک ہے توحید اور دوسری ہے دل کی صفائی (کینہ سے پرہیز)

گویا کہ شعبان المعظم کی پندرھویں رات جہاں تقدیر کی رات ہے۔ مغفرت کی رات ہے۔ وہاں توحید کو قائم کرنے اور ہر انسان کے سینے کو شرک اور عداوت سے پاک کر دینے کی بھی تقریب ہے۔ مگر اس مبارک تقریب پر واقعات حالات اور رسومات کی روشنی میں عامۃ المسلمین کے مشاغل کا جائزہ لیں تو شب برات کا پروگرام عام طور پر یہ ہوتا ہے ہر گھر میں بہت سا حلوہ پکایا جاتا ہے۔ سال بھر میں جہاں جہاں موتیں ہو چکی ہوتی ہیں۔ عورتیں وہاں جاتی ہیں اور بین کرکے روتی ہیں۔ بچے آتش بازی چلاتے ہیں اور فضول خرچی سے شیطان کی خوشی کا باعث بننے کے علاوہ آگ اور پٹاخوں سے کپڑے یا دوسری چیزیں جلانے کا خطرہ مول لیتے اور خیال نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے بے جا خرچ کرنے والوں کو شیطان کا بھائی قرار دیا ہے۔

حق تعالیٰ ہمیں توحید و سنت کی نعمت سے مالا مال اور شرک و بدعت سے مامون و محفوظ فرمائیں۔ آمین

شبِ برأت

برکتوں اور فیصلوں والی رات

[illegible]

ماہ شعبان خود بھی بڑی فضیلت والا مہینہ ہے ماہ شعبان کے فضائل و مناقب احادیث میں کثرت سے بیان کئے گئے ہیں اس مہینہ میں ایک رات بڑی شان والی رات ہے۔ جو ماہ شعبان کی پندرھویں رات ہے ہمارا مقصد چونکہ شب برأت کی فضیلت اور عظمت کو بیان کرنا ہے اس لئے ہم ماہ شعبان کے فضائل اور مناقب چھوڑتے ہیں۔ آیئے سب سے پہلے اس رات کے نام پڑھیے۔

اس رات کے تین نام ہیں (۱) لیلۃ البرأۃ یعنی دوزخ سے بری ہونے کی رات (۲) لیلۃ الصک یعنی دستاویز والی رات (۳) لیلۃ المبارکۃ یعنی برکتوں والی رات۔ مگر عام مشہور اور معروف یہ رات شب برأت کے نام سے ہے۔ یہ دو زبانوں کے لفظ ہیں جن کو ملا دیا گیا ہے ایک فارسی زبان کا لفظ ہے اور دوسرا عربی زبان کا لفظ ہے۔ شب فارسی کا لفظ ہے جس کے معنی رات ہے اور برأت عربی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی نجات پانا اور بری ہونا ہے۔ اس رات کا مقام بہت بڑا ہے شب قدر کے بعد دوسرا نمبر اس رات کا ہے خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے جبرائیلؑ نے آکر یہ بشارت سنائی کہ یہ شعبان کی پندرھویں رات ہے اس رات میں اللہ تعالیٰ قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتے ہیں یہ بات عام مشہور ہے کہ عرب کے قبیلہ بنو کلب کے پاس بیس ہزار بکریاں تھیں۔ اب قارئین کرام خود اندازہ کریں کہ بیس ہزار بکریوں کے بال کتنے ہوں گے کون شمار کر سکتا ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ جب شعبان کی پندرھویں شب آتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک منادی کرنے والا اعلان کرتا ہے کہ ہے کوئی بخشش کا طلب گار کہ اس کو بخش دوں ہے کوئی سائل کہ سوال کرے کہ میں اس کا سوال پورا کروں۔

ایک حدیث پاک میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں شب کو آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے زیادہ گنہگاروں کی بخشش فرماتا ہے۔ ایک مرتبہ نبی کریمؐ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے شعبان کی اس پندرھویں شب میں کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا ہوتا ہے؟ تو آپؐ نے بتلایا اس رات میں یہ ہوتا ہے کہ اس سال میں جتنے پیدا ہونے والے ہیں۔ وہ سب لکھ دیئے جاتے ہیں اور جتنے اس سال مرنے والے ہیں وہ سب بھی اس رات میں لکھ دیئے جاتے ہیں۔ اور اس رات سب بندوں کے اعمال (سارے سال کے) اٹھائے جاتے ہیں۔ اور اس رات میں لوگوں کی (مقررہ) روزی اترتی ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ سال بھر میں ہونے والے واقعات اس شب میں لکھ دیئے جاتے ہیں۔ پیدا ہونے والے حج کرنے والے پھر ان میں نہ کمی ہوتی ہے نہ زیادتی ہوتی ہے ایک روایت میں ہے کہ اس مہینہ کی پندرھویں شب میں

ملک الموت کو ایک رجسٹر دیا جاتا ہے۔ اور حکم ہوتا ہے کہ پورے سال میں مرنے والوں کے نام اس رجسٹر سے نقل کرو کوئی آدمی کھیتی باڑی کرتا ہے کوئی نکاح کرتا ہے کوئی کوٹھی اور بلڈنگ بنوانے میں مشغول ہے مگر اس کو یہ معلوم بھی نہیں کہ میرا نام مردوں کی فہرست میں لکھا گیا ہے۔

اس حدیث کی تشریح پیران پیر محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب غنیۃ الطالبین میں اشعار کی صورت میں کی ہے میں ان عربی اشعار کا ترجمہ قارئین کرام کے سامنے نقل کرتا ہوں۔ بہت سے لوگوں کے کفن تیار ہو کر آ چکے ہیں مگر وہ ابھی تک بازاروں میں خرید و فروخت میں لگے ہوئے ہیں اور اپنی موت سے غافل ہیں۔ بہت سے لوگوں کی قبریں کھد کر تیار ہو چکی ہیں۔ مگر ان میں دفن ہونے والے غفلت سے خوشیاں مناتے پھرتے ہیں حالانکہ وہ بہت جلد ہلاک ہونے والے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت شیخ مرحوم نے شب برات کی پوری حقیقت اور تفصیل ان اشعار میں بیان کر دی۔ دنیا میں زندہ رہنے والو، ذرا غور سے کرو کہیں ہمارا نام بھی مُردوں میں نہ ہو جتنا بھی ہو سکے اس رات میں عبادت کریں۔ شاید یہ رات تمہیں پھر نصیب نہ ہو۔ اس رات میں اللہ پاک اپنے بندوں کو معاف کرتے ہیں۔

لیکن چند بدنصیب ایسے بھی ہیں جو اس شان والی رات میں بھی خداوند عالم کی رحمت سے محروم ہو جاتے ہیں ہم بطور عبرت ان کی فہرست پیش کرتے ہیں تاکہ کسی کو عبرت حاصل ہو جائے (۱) مشرک (۲) جوا کھیلنے والا (۳) جادوگر (۴) کاہن اور نجومی (۵) جلاد (۶) ناپاک بغض اور کینہ رکھنے والا (۷) ظلم سے ٹیکس وصول کرنے والا۔ (۸) زانی مرد اور عورت (۹) والدین کا نافرمان (۱۰) باجہ بجانے والا اور ان میں مصروف رہنے والا (۱۱) شراب پینے والا اور اس کا عادی (۱۲) رشتہ داروں اور مسلمان بھائی سے ناحق قطع تعلق کرنے والا، (۱۳) ٹخنوں سے نیچے پاجامہ، لنگی وغیرہ رکھنے والا۔

قارئین کرام اگر ان باتوں میں سے کوئی بات بھی آپ کے اندر ہے تو فوراً توبہ کریں۔ اور سچے دل سے اللہ پاک سے معافی مانگیں۔ یہ بات ذہن نشین کریں کہ اللہ پاک معاف کرنے والا ہے۔ جب کوئی بندہ سوالی بن کر خدا کے دربار میں جاتا ہے تو اللہ پاک بہت خوش ہوتا ہے۔ شعبان کی پندرھویں رات کو خوب عبادت کریں ہو سکے تو صلوٰۃ تسبیح بھی پڑھ لیں اپنے قریب کے عالم سے اس کا طریقہ معلوم کر لیں۔ پندرہ شعبان کا نفلی روزہ رکھیں بہت بڑا ثواب ہے۔ مختلف کتب میں اس رات کے لئے دعائیں نقل کی گئی ہیں۔ آپ پڑھیں اور یہ خیال کریں کہ میری زندگی کا آخری شعبان ہے جب آپ خصوصی دعا کریں تو مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اللہ پاک اس رات کو صحیح عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

انفاق والعفو

اللہ کے راستے میں خرچ کرنیکے فائدے

از محمد اقبال، حیدر آباد

انفاق سے مراد یہ ہے کہ اپنی جائز کمائی اللہ تعالیٰ کی راہ (فی سبیل اللہ) میں خرچ کرنا اللہ کی راہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے حوالے سے اس کے بندوں کی فلاح و بہبود تعلیم و تربیت معاشرے کی ترقی و خوشحالی۔ تحریک اسلام کو جاری و ساری رکھنے جہاد و دفاع ملک و ملت۔ جذبہ عبودیت کی تشفی اور ثقافتی سرگرمیوں کے لئے مساجد کی تعمیر نیز افرادِ معاشرہ کو بالخصوص اور افرادِ نسل کو بالعموم بھوک، ننگ، بیماری اور مفلسی بیروزگاری، ناخواندگی وجہالت اور شرک و بت پرستی سے اور ان کے ذمہ دار ہر قسم کی استحصالی قوتوں سے نجات دلانے کی خاطر اپنا مال و دولت خرچ کرنا۔

معاشی اعتبار سے انفاق کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ دولت صرف دولت مندوں کے درمیان ہی گردش نہ کرتی رہے بلکہ معاشرہ میں اس طرح گردش کرے جس طرح نامیاتی وجود میں خون طبعی انداز میں گردش کرتا رہتا ہے انفاق کی کئی شکلیں ہیں خیرات و صدقات، نذر و نیاز اور زکوٰۃ وغیرہ لیکن یہ سب کچھ کرنے کے بعد بھی اگر دولت بچ رہے اور اس کا کوئی بھی مصرف نہ رہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے حکم "العفو" کا اطلاق ہوتا ہے جس کا مطلب اپنی فالتو دولت کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنا۔ وجہ یہ ہے کہ اسلام اکتناز و احتکار، قمار بازی، سود کاری نیز اسراف و تبذیر وغیرہ کی اجازت نہیں دیتا۔ ہر وہ نظام جس کی نگاہ میں دولت محض ایک ضرورت ہے جو دین و ایمان کی ادنیٰ چاکر ہے۔ اللہ کی راہ میں خرچ ہوتی تو نعمت ورنہ آفت ایک ناقابل رشک آفت۔

بندے کو جب اللہ تعالیٰ مال و دولت کی نعمت سے نوازے تو اس پر واجب ہے کہ وہ اس نعمت کی قدر دانی کرے۔ اسے فضول برباد نہ کرے۔ غیر شرعی امور پر ایک پیسہ بھی خرچ نہ کرے۔ بلکہ حلال ذرائع سے مال و دولت حاصل کرے اور جائز امور پر صرف کرے۔ حق داروں اور مسکینوں کے حقوق بجا لائے اور آخرت کی بھلائیاں حاصل کرے۔

اس بندے پر افسوس ہے جو مال و دولت کے بارے میں اتنا اندھا ہو جائے کہ اسے حاصل کرتے وقت شرعی حدود کا خیال نہ رکھے اور خرچ کرتے وقت شرعی حدود سے تجاوز کر جائے۔ ہماری بھلائی کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر امت کے لئے آزمائش ہے اور میری امت کی آزمائش مال ہے۔

بہترین انسان وہ نہیں کہلا سکتا جو بڑے ٹھاٹھ سے زندگی بسر کر رہا ہو، باغ اور بنگلوں کا مالک ہو بہت بڑا کاروباری آدمی ہو، سواری کے لئے موٹریں رکھتا ہو۔ خدمت گار اور نوکر چاکر اس کی خدمت میں ہر وقت موجود رہتے ہوں بڑے عیش و آرام کی زندگی بسر کر رہا ہو۔ یاد رہے کہ جس شخص کا سکون اور آرام محض

اس کی اپنی ذات تک محدود ہو اور عوام الناس کی بھلائی اور فیض رسانی کا اسے ذرہ بھر بھی احساس نہ ہو وہ ہرگز بہترین انسان نہیں ہو سکتا۔ اس کے برعکس بہترین انسان وہ ہے جس کے دل میں انسانی ذات کی بھلائی اور فیض رسانی کا جذبہ ہر وقت موجزن رہو۔ مثلاً اس کا گذر اگر ایک ایسے محلے سے ہو جہاں مخلوقِ خدا کو پانی کی تکلیف ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ دولت سے پانی مہیا کرنے کا انتظام کروائے۔ کنواں کھدوائے یا نلکا لگوا دے۔ اگر وہ دیکھے کہ نادار لوگ اپنے بچوں کی تعلیم کا انتظام نہیں کر سکتے تو ان کا ہاتھ بٹائے۔ قرآن مجید کی تعلیم اور اسلامی تعلیمات عام کرنے کا انتظام کرے۔ ایسے کام کرے جن سے مخلوقِ خدا کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔ ایسے انسان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین انسان کا لقب عطا فرمایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جس سے لوگوں کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچے۔

راہِ خدا میں خرچ کرنے والوں کی ایک بڑی فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے صدقات کو گویا اپنے اوپر قرض قرار دیا ہے اور خود کو ان کا مقروض بنا کر ان کا درجہ بلند کیا ہے۔ یقیناً انسان کے لئے اس سے زیادہ کسی بلند مقام کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

اللہ کے جو بندے اور بندیاں صدقہ کرتے ہیں اور اللہ کو قرض دیتے ہیں ان کے لئے بہت کچھ بڑھا دیا جائے گا اور ان کو عزت والا صلہ ملے گا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حق تعالیٰ شانہٗ کا ارشاد ہے کہ آدم کے فرزند! تم میری راہ میں خرچ کرو میں تمہیں وسعت عطا کئے جاؤں گا۔ (بخاری ومسلم)

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ اللہ کے غضب اور اس کے قہر و جلال کی آگ کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بُری موت کو دور کرتا ہے (یعنی صدقہ و خیرات کرنے والا بُری موت نہیں مرتا بلکہ موت کے وقت اس پر رحمت و مقبولیت کے آثار ہوتے ہیں) ایک حدیث میں عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ قبر کی گرمی کو ٹھنڈا کر دے گا اور مومنین قیامت کے دن اپنے صدقہ ہی کے سایہ میں ہوں گے۔

حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان بھائی اپنے مسلمان بھائی کو کپڑا دے کہ اس کا تن ڈھانپے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں خلعت پہنائے گا اور جو مسلمان بھائی اپنے بھوکے مسلمان بھائی کو کھانا کھلائے گا اللہ اس کو جنت کے میوے اور پھل عطا فرمائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کی مہر بند شرابِ طہور سے سیراب فرمائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ جو شخص اپنے کسی بھائی کی کوئی حاجت پوری کرنے میں لگا رہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ضروریات کی کفالت فرماتا رہے گا اور جو شخص اپنے بھائی کی مصیبت دور کریگا تو اللہ تعالیٰ قیامت کی کوئی سخت ترین مصیبت دور کرے گا۔ اے ایمان والو! خرچ کرو اس میں سے جو ہم نے تم کو روزی دی پہلے اس دن کے آنے سے کہ جس میں نہ خرید و فروخت ہے نہ آشنائی اور نہ سفارش (البقرہ)

یعنی عمل کا وقت ابھی ہے آخرت میں تو نہ عمل بکتے ہیں نہ کوئی آشنائی سے دیتا ہے نہ کوئی سفارش سے چھڑا سکتا ہے جب تک پکڑنے والا نہ چھوڑے۔ مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ زر و دولت کو مقصودِ حیات نہ بنائے بلکہ حقیقی مقصدِ حیات یعنی سربلندیٔ دین اور رضائے الٰہی کا معین بنائے اُس کی رضا و منشا کے مطابق اسے خرچ کرے اپنے نفس کی ضرورتوں کے ساتھ ساتھ یتیموں، بیواؤں، محتاجوں، مسکینوں کی مدد کرے جو کچھ اللہ نے دے رکھا ہے اس میں سے بہترین چیز اس کے نام پر اس کے مستحق بندوں میں بطور خیرات و صدقات تقسیم کرے جس کا اللہ رب العزت سات سو گنا تک اجر و ثواب عطا فرمائیں گے۔

حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی ایسی زمین کے اندر جا رہا تھا جس میں پانی کا نام و نشان نہیں تھا۔ کہ اس نے بادل میں سے ایک آواز سُنی کہ فلاں شخص کے باغ کو سیراب کر۔ پھر وہ بادل ایک جانب کو بڑھا ایک پتھریلی زمین پر پانی برسا۔ وہ پانی چھوٹی چھوٹی نالیوں میں سے ایک بڑے نالے میں بڑھا اور اس پانی نے تمام باغ کو گھیر لیا۔ وہ آدمی پانی کے پیچھے چلا۔ ایک آدمی اپنے باغ میں کھڑا تھا اور پانی کو اپنے بیلچے سے پھیلا رہا تھا۔ اس شخص نے اس سے دریافت کیا کہ:

اے اللہ کے بندے تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا، میرا نام فلاں ہے۔ وہی نام بتایا جو اس نے بادل کے اندر سے سُنا تھا۔ باغ والے نے کہا، اے اللہ کے بندے میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟ اس نے کہا جس بادل کا یہ پانی ہے میں نے اس میں سے آواز سُنی تھی اور وہ آواز یہ تھی کہ فلاں کے باغ کو سیراب کر۔ بتا تو اپنے باغ میں ایسا کون سا عمل کرتا ہے جو اللہ ربّ العالمین کو اسقدر پسند ہے! اس شخص نے جواب دیا میرے باغ میں سے جو پیداوار نکلتی ہے اس کے تین حصے کرتا ہوں۔ ایک حصہ اللہ کی راہ میں

ARFI JEWELLERS عارف جیولرز
FOR CREATION OF ATTRACTIVE
JEWELLERY
[illegible]
ARFI JEWELLERS
34. MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK C HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN
فون: 626236

خرچ کرتا ہوں ایک حصہ اپنے بال بچوں میں خرچ کرتا ہوں اور ایک حصہ پھر اسی باغ میں لگا دیتا ہوں

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے بیٹے آدم کے تو نیک کام میں خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سات چیزیں ایسی ہیں جن کا ثواب انسان کے مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے (۱) جس نے علم دین سکھایا (۲) نہر کھدوائی (۳) کنواں کھدوایا (۴) کوئی درخت لگوایا (۵) کوئی مسجد بنوائی (۶) کوئی قرآن چھوڑ گیا (۷) کوئی اولاد چھوڑی جو اس کے مرنے کے بعد بخشش کی دعا کرے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ صدقہ برائی کے ستر دروازے بند کرتا ہے۔ عمر کو بڑھاتا ہے بُری موت کو دُور کرتا ہے اور تکبر و فخر کو ہٹاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کس کو اس کے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ پسند ہے ؟ ۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ہم میں کوئی شخص بھی ایسا نہیں مگر اس کا اپنا مال اس کو زیادہ پسند ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اس کا مال وہ ہے جو اس نے آگے بھیج دیا اور اس کے وارث کا مال وہ ہے جو اس نے پیچھے چھوڑ دیا۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ صبح کو جب بندے اُٹھتے ہیں تو دو فرشتے آسمان سے اُترتے ہیں ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے سخی کو بدل عطا فرما اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ کنجوس روکنے والے کو جلد نقصان دے۔ (بخاری مسلم)

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی حیات میں ایک درہم خیرات کرنا۔ مرنے کے وقت سو درہم خیرات کرنے سے بہتر ہے۔

آج حالت یہ ہے کہ جس شخص کی کمائی زیادہ ہے وہ یا تو قارون کی طرح اپنا خزانہ بڑھائے جا رہا ہے یا عیاشوں کی طرح اپنی فضول خرچیوں میں فساد کئے جا رہا ہے۔ ایک مکان موجود ہے تو اس سے عالیشان دوسرا مکان بنانا چاہتا ہے۔ سواری کے لئے ایک کار موجود ہے تو دوسری اس سے بڑھیا خریدنا چاہتا ہے۔ دوسرے جہاں کے لئے کچھ نہیں بھیج رہا۔ جب مسلمان اپنی زندگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر لانے کا فیصلہ کریں گے تو انہیں یہ کرنا پڑے گا کہ اپنی فاضل کمائی سے اللہ کے بے گھر بندوں کو کے لئے مکان بنوائیں۔ بھوکوں کی روٹی کا انتظام کریں۔ جن غریبوں کی بیٹیاں ناداری کی وجہ سے گھر بیٹھی ہوئی ہیں اپنی کمائی سے ان کی شادیوں

باقی صـ ۱۷ پر ملاحظہ فرمائیں

HB
TRUSTABLE
MARK
Hameed BROS JEWELLERS
MOHAN TARRACE SHAHRAH-E-IRAQ | SADDAR KARACHI-3
حمید برادرز جیولرز
موہن ٹیرس، بندر جلال دین، شاہراہ عراق، صدر، کراچی۔
فون: 521503-525454

امام اعظم ابوحنیفہؒ

تاریخ اسلام سے سچا واقعہ

خلیفہ منصور نے ایک مرتبہ ملک کے مشہور علماء کو جمع کیا اس میں امام ابوحنیفہؒ بھی شریک تھے اس مجلس میں بیٹھ کر خلیفہ منصور نے مختلف اجتہادی پہلوؤں پر غور و خوض کیا پتہ نہیں اسے کیا خیال آیا کہنے لگا۔

"یہ حکومت جو اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ میں مجھے عطا فرمائی ہے اس کے متعلق آپ لوگوں کا کیا خیال ہے؟ کیا میں اس کا اہل ہوں؟"

خلیفہ وقت کے سامنے کسی کو دم مارنے کی گنجائش نہیں تھی تقریباً سب نے یہی کہا کہ جی ہاں! آپ تو اولوالامر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خلافت آپ پر درست تفویض فرمائی۔ آپ سے بہتر امت میں کوئی شخص نہیں۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ یہ سن کر چیں بر جبیں ہو گئے خاموش بیٹھے رہے آخر خلیفہ سے رہا نہ گیا کہنے لگے "امام ابوحنیفہ آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے" امام ابوحنیفہؒ نے جواب دیا۔

"اپنے دین کی خاطر راہ راست تلاش کرنے والے غصے سے دور رہتے ہیں۔ اگر آپ اپنے ضمیر کو ٹٹولیں تو آپ کو خود معلوم ہو جائے گا کہ آپ نے ہمیں اللہ کی خاطر یا دین کی خاطر نہیں بلایا بلکہ آپ چاہتے تھے کہ ہم لوگ آپ کی مرضی کے مطابق آپ کی ہاں میں ہاں ملائیں اور یہ باتیں عوام کے علم میں آ جائیں کہ آپ کے تمام کام اللہ کے احکام یا شریعت کے مطابق ہیں۔"

تھوڑی دیر چپ رہ کر پھر گویا ہوئے "یقین کرو کہ آپ اس طرح خلیفہ بنے کہ آپ کی خلافت پر اہل فتویٰ میں سے دو آدمیوں کا اجماع نہیں ہوا......"

محفل برخاست ہو گئی مگر خلیفہ منصور کو چین نہ آیا۔ جب ابوحنیفہؒ گھر پہنچے تو خلیفہ نے وزیر ربیع کو ایک اشرفیوں کی تھیلی دے کر ان کے گھر بھیجا اور کہلایا کہ یہ تھیلی ابوحنیفہؒ کو دینا اگر وہ قبول کریں تو ان کی گردن کاٹ لانا اور اگر قبول نہ کریں تو چھوڑ دینا۔ جب ربیع ابوحنیفہ کے پاس تھیلی لے کر پہنچے تو اس کو دیکھ کر ابوحنیفہؒ مسکرائے اور بولے "ربیع سن لو چاہے تم میری گردن کاٹ کر رکھ دو مگر جو مال تم لائے ہو اس کو میں ہرگز ہاتھ نہ لگاؤں گا۔ ربیع یہ سن کر دنگ رہ گیا بولا۔ آپ کو یہ سب کیسے معلوم ہو گیا؟ امام ابوحنیفہؒ بولے "تم نہیں جانتے۔ حکمران اسی طرح علماء کو دولت کے شکنجے میں پھنساتے ہیں اور خلیفہ سے کہہ دینا اس مال کو میں خلیفہ منصور کے لئے بھی حلال نہیں سمجھتا تو اپنے لئے یہ مال کیسے حلال سمجھ لوں!"

ایک مرتبہ خلیفہ منصورؒ نے امام ابوحنیفہؒ سے کہا

آپ میرے ہدیے کیوں قبول نہیں فرماتے؟"

امام ابوحنیفہؒ نے جواب دیا

"امیرالمومنین نے اپنے مال میں سے مجھے کب دیا تھا جو میں نے انکار کیا ہو۔ آپ اپنے مال میں سے مجھے عطا فرماتے تو میں ضرور قبول کر لیتا۔ آپ نے مسلمانوں کے بیت المال سے مجھے دینے کی کوشش کی تھی مسلمانوں کے بیت المال پر میرا کوئی حق نہیں ہے میں نہ ان کے دفاع کے لئے کبھی لڑنے کے لئے تیار ہوا ہوں کہ ایک سپاہی کا حصہ لوں نہ ان کے بچوں میں سے ہوں جو شہید ہوئے اور بچوں کو وظیفہ ملتا ہے۔ نہ یتیم نہ میں ہوں نہ فقراء میں سے ہوں کہ جو کچھ فقیر کو ملنا چاہئے مجھے ملتا رہے۔ نہ مجھ پر زکوٰۃ لینی واجب ہے پھر مجھے آپ بیت المال سے کیوں دیتے تھے۔ اور آخری بات یہ کہ یہ مال آپ پر بھی واجب نہیں ہے" خلیفہ وقت منہ لٹکا کر رہ گئے۔

یزید بن عمر گورنر تھا۔ ایک بار نیاز مندی سے امام ابوحنیفہؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔

"آپ تو ہمارے پاس کبھی تشریف ہی نہیں لاتے!"

"امام ابوحنیفہؒ نے جواب دیا" آپ کے پاس آ کر میں کیا کروں گا۔ آپ کے پاس جو مال و دولت ہے وہ آپ لینا نہیں چاہتے جو میں یہ سمجھوں کہ آپ اس کے ضرورتمند ہیں میں آپ کو دینے آ جاؤں!"

یہ سن کر گورنر خون کے گھونٹ پی کر خاموش ہو گیا چلتے وقت گورنر نے ابوحنیفہؒ کی خدمت میں ایک تھیلی نذر کی ابوحنیفہؒ نے شکریہ کے ساتھ تھیلی واپس کر دی۔

گورنر نے اپنے ساتھیوں کے سامنے تذلیل محسوس کی اور کہا "آپ تو تھیلی لینے سے گریز کرتے ہیں جبکہ دیگر علماء کی خدمت میں ہمارے پاس سے عطیات جاتے رہتے ہیں اور وہ لوگ کبھی بھی انکار نہیں کرتے۔

حضرت ابوحنیفہؒ نے گورنر اور سب لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا "تم سن لو اور سب سن لیں۔ یہی دولت سب کا منہ بند کر دیتی ہے جب تک علماء اپنے آپ کو دولت سے بچاتے رہیں گے حکام اور امراء ان سے ڈرتے رہیں گے دولت کی آزمائش بہت سخت ہوتی ہے!"

منجانب پرنسپل الہدیٰ کالج جلالپور پیروالا

بقیہ : آپ کے مسائل

کا بندوبست کریں۔ دینی مدرسوں میں طلباء کی رہائش کا انتظام کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والوں کے خلاف مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان
صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس
[illegible]
کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی
فون نمبر: ۲۵۸۰۳۱

کاروان ختم نبوت

- ایک عاشق رسول کا جواب
- آرزوئے شہادت

طاہر رزاق ایم اے لاہور

”ایک عاشق رسول ؐ کا جواب“

محمد طاہر رزاق ایم اے (لاہور)

مولانا ظفر علی خان نے جب عوامی جلسوں میں قادیانیت کے بخیے ادھیڑنے شروع کئے اور مرزا قادیانی کا ریمانڈ لینا شروع کیا۔ تو انگریزی قانون اپنے خود کاشتہ پودے کے لئے حرکت میں آ گیا۔ مولانا اور ان کے ساتھیوں کو ڈرانے دھمکانے کی کوششیں کی گئیں۔ اور پھر ان سے نیک چلنی کی ضمانت طلب کی گئی۔ جھوٹی نبوت کے خالق فرنگی کو عاشق رسول ؐ ظفر علی خان نے جو باغیرت جواب دیا۔ اسے پڑھ کر آج بھی گلشن ایمان میں بہار آجاتی ہے۔ آپ نے فرمایا ”جہاں تک مرزا غلام قادیانی کا تعلق ہے۔ ہم اس کو ایک بار نہیں ہزار بار دجال کہیں گے۔ اس نے حضور ؐ کی ختم المرسلینی میں اپنی ناپاک نبوت کا پیوند جوڑ کر ناموس رسالت پر کھلم کھلا حملہ کیا ہے۔ اپنے اس عقیدہ میں ایک کروڑ ویں حصہ کے لئے بھی دست کش ہونے کو تیار نہیں۔ اور مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ مرزا قادیانی دجال تھا۔ دجال تھا۔ میں اس سلسلہ میں قانون انگریزی کا پابند نہیں ہوں۔ میں قانون محمدی کا پابند ہوں۔

(تحریک ختم نبوت ۱۶۸، از شورش کاشمیری)

❖ آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

آرزوئے شہادت

مولانا سید امین گیلانی اسلاف کی یادگار ہیں شاعر ختم نبوت ہیں۔ بڑھاپے میں قدم رکھ چکے ہیں۔ لیکن آواز جوان اور جذبات گرم ہیں۔ آج بھی اپنی آواز سے لوگوں کے دلوں کو گرما رہے ہیں۔ اپنی کتاب ”عجیب و غریب واقعات“ میں اپنی زندگی کا ایک واقعہ رقم کرتے ہیں۔ پڑھیے اور اپنے بزرگوں کی جرأت و شجاعت کے کارنامے دیکھیے۔

”جنرل اعظم کے حکم پر لاہور میں کشتوں کے پشتے لگ رہے تھے۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء اپنے جوبن پر تھی۔ پولیس میرے بہت سے ساتھیوں اور مجھے ہتھکڑیاں پہنا کر قیدیوں کی

باقی صفحہ 19 پر ملاحظہ فرمائیں

کراچی سے

قادیانی مربی اشرف ناصر کے نام ایک نوجوان کا کھلا خط

جناب اشرف ناصر صاحب

GOOD MORNING

میرا نام احمد علی ہے میں اس خط کے ذریعے اپنا تعارف کرانا چاہتا ہوں۔ شاید کہ آپ سوچ رہے ہوں گے کہ میری آپ سے کیا دشمنی ہے تو میں یہ عرض کر دوں کہ میری دشمنی سارے مربیوں سے ہے جو کہ ہم لوگوں کو حقیقت نہیں بتاتے جس کا مجھے اب علم ہوا ہے۔ میرا تعلق ایک ایسے گھرانے سے ہے جو احمدی ہے۔ میں بھی اوپر سے احمدی ہوں مگر اندر سے مسلمان ہوں۔

مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ میں بھی ۱۰۔۶۔۸۹ سے پہلے احمدیت کی بڑی تعریف کیا کرتا تھا۔ اور مسلمان لڑکوں سے بحث بھی کیا کرتا تھا اور کوئی میرے سوالوں کا صحیح جواب نہیں دے پاتا تھا مگر ۱۰ جون کو ایک ایسے نوجوان مسلمان سے واسطہ پڑا جو اسلام اور احمدیت کے بارے میں بہت کچھ جانتا تھا۔ اس نے مجھے احمدیت کے بارے میں ایسی ایسی باتیں بتائیں جو مجھے بھی معلوم نہ تھیں۔ اس نے مجھے آٹھ عدد کتابچے دیئے جن میں سے دو کے نام لکھ رہا ہوں۔

۱۔ قادیانی اور دوسرے کافروں میں فرق۔
۲۔ قادیانی عقائد پر ایک نظر۔

ان کتابچوں میں میں نے جو کچھ پڑھا اور پھر اس کی تصدیق ”ربوہ“ کی لائبریری سے کی۔ جب مجھے پتہ چلا کہ واقعی مرزا غلام احمد قادیانی انگریزوں کا لگایا ہوا پودا ہے اور اگر آپ کو یقین نہ آئے تو آپ بھی ان کتابچوں کا مطالعہ کریں اور دوسرے احمدیوں کو بھی کروائیں۔

مربی اشرف ناصر صاحب! جس پودے کو انگریزوں نے لگایا وہ اسلام کی کیا خدمت کر سکتا ہے۔ آپ خود بھی سوچیں اور تمام احمدیوں کی آخرت سنواریں اور اگر یہ جھوٹ ہے تو آپ مولویوں کے پتہ پر جا کر یہ معلوم کریں۔ اور اگر یہ منظور نہ ہو تو عدالت میں اس بات کو ۱۵۔۲۔۹۰ تک چیلنج کریں۔ اس بات کا خیال رہے کہ وہ عدالت پاکستان کی ہو یا انڈیا کی تاکہ تمام احمدیوں اور تمام مسلمانوں کو پوری کارروائی کی خبر ہو۔ اور اگر آپ نے میرے مشورے پر عمل نہ کیا تو اس خط کی فوٹو کاپیاں بنوا کر احمدیوں کے پتے پر پوسٹ کرنا شروع کر دوں گا۔ تاکہ حقیقت کیا ہے وہ بھی جان لیں۔ یہ خط پڑھ کر بھاگ نہ جانا مرزا طاہر کی طرح۔

اپیل:۔ تمام احمدیوں سے اپیل ہے کہ وہ بھی میری طرح پوری تحقیق کریں اور اپنی آخرت سنواریں۔ شکریہ

فقط۔ آپ کا مخلص دوست

احمد علی ۱۶۔1۔۹۰

ایک اسرائیلی فوجی چھاؤنی

جنّات اور بھوتوں کی آماجگاہ بن گئی

از: منیر سعید —— عربی سے ترجمہ: خالد فیصل

اسرائیل کے فوجی ریڈیو اور کویت کے اخبار «القبس» نے یہ خبر شائع کی ہے کہ جنوبی علاقہ کی اسرائیلی قیادت نے «بئر السبع» کے جنوب مشرق میں واقع وادی «عراد» میں قائم شدہ چھاؤنیوں میں سے ایک چھاؤنی کے انخلا کا فیصلہ کیا ہے۔ کیونکہ یہ چھاؤنی جن وشیاطین اور بھوت پریت کی آماجگاہ بن گئی ہے۔ ایسی صورت میں یہاں رہنا فوج کی زندگی اور سلامتی کے لئے کھلا چیلنج ہے اور اندیشہ ہے کہ کہیں فوج کی بڑی تعداد اعصابی اور نفسیاتی امراض کا شکار نہ ہو جائے۔

بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے پاس ایسی فوجیں ہیں جن کا علم صرف اسی کو ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کی نصرت وحمایت کا ارادہ فرمالیتا ہے تو ارض وسما کی ساری طاقت و توانائی اس کے لئے مسخر کر دیتا ہے چنانچہ ملائکہ نے کئی معرکوں میں شرکت کرکے مسلمانوں کی اعانت ومدد کی۔ غزوہ بدر اور بہت سے غزوات اس حقیقت کے بین ثبوت ہیں نیز مسلمانوں نے «فتح مدائن» کے موقع پر اپنے گھوڑے بحر ظلمات میں ڈال دیئے تھے۔ اور لا الٰہ الا اللہ کی فلک شگاف تکبیروں نے متعدد قلعوں کو منہدم اور مسمار کر دیا تھا۔ ان کے علاوہ اور بہت سی کرامات ومعجزات ہیں جو مسلمانوں کے ساتھ برابر پیش آتے رہتے ہیں لیکن اس دور میں جن وشیاطین اور بھوت پریت کا مسلمانوں کی نصرت وحمایت کے لئے مسخر ہونا ایک ایسا انوکھا واقعہ ہے جو عہد سلیمانی کی یاد تازہ کر دیتا ہے۔ اسرائیلی فوجیوں کا بیان ہے کہ ان دنوں جن وشیاطین «ایفتاح ۱۲۸» کے جنگی اڈے پر قابض ہو گئے ہیں۔ یہ جن وشیاطین کبھی عورتوں کی شکل میں کبھی بچوں کی شکل میں اور کبھی مختلف جانوروں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اور خوفناک اور ڈراؤنی آوازیں نکالتے ہیں۔ پھر اچانک غائب ہو جاتے ہیں ایسا زیادہ تر راتوں کو پیش آتا ہے۔ ایک دن کا واقعہ ہے کہ تین فوجی افسروں اور سپاہیوں نے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر ان جن وشیاطین کی طرف فائرنگ کی لیکن یہ تمام گولیاں ان ہی لوگوں کی طرف واپس آگئیں اور ان کا کام تمام ہو گیا۔ ان واقعات کی وجہ سے جنوبی علاقہ کی قیادت نے جلد از جلد مذکورہ چھاؤنی خالی کرانے کا فیصلہ صادر کر دیا ہے۔ کیونکہ اکثر وبیشتر فوجی سپاہی ان کو دیکھتے ہی گولیوں کی بارش کر دیتے ہیں لیکن خود ان گولیوں کا نشانہ بن جاتے ہیں۔

اسرائیلی اس جگہ سے اپنی چھاؤنی کی منتقلی کا فیصلہ کر رہے ہیں۔ یہ بابرکت سرزمین ان کی اقامت اور ان کی فساد انگیزی کو برداشت نہیں کر سکی عنقریب وہ دن آنے والا ہے جس دن یہ لوگ پورے فلسطین سے جلاوطنی پر مجبور ہو جائیں گے۔ امید ہے کہ وہ لوگ انتفاضہ کے ان مبارک سایوں (بھوت پریت) سے ہر جگہ دوچار ہوں گے۔ فوجی ریڈیو نے اپنی خبر کو یہ کہتے ہوئے ختم کیا ہے کہ «اسرائیل» کے مغربی کنارے اور غزہ پٹی کے اطراف واکناف میں کئی فوجی چھاؤنیاں اس طرح کی پریشانیوں سے دوچار ہیں «گذشتہ دنوں» ان کی جلاوطنی اور «نقل مکانی» انہی اسباب وعلل کی بنا پر ہوئی ہے۔ نیز متعدد خدمتگاروں کے مابین شدید اختلاف وانتشار ہے کیونکہ بعضوں نے ایسی چھاؤنیوں سے جن وشیاطین کے بھگانے کی سعی وکوشش میں شرکت وشمولیت سے انکار کر دیا ہے۔

انتفاضہ کے یہ مبارک سائے (بھوت پریت) قابض فوجیوں اور افسروں کی خواب گاہوں میں گھومنے لگے ہیں۔ تو اس جگہ کے جدید باشندوں کی حالت کیا ہوگی۔ یہ بھوت پریت ہر جگہ ان لوگوں کے سامنے ظاہر ہوتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں اسرائیل کا ہر فرد امن وسلامتی اور چین وسکون کا شعور واحساس کھو چکا ہے۔ ستم بالائے ستم یہ کہ فلسطینی جوانمردوں اور سورماؤں کی شیشہ بازی اور پتھراؤ ان کو راہ فرار اختیار کرنے پر مجبور کر رہا ہے اور ہر صبح وشام وہ لوگ ان پتھروں کا نشانہ بنتے ہیں۔ نیز یہ جن وشیاطین ہمیشہ اور ہر لحظہ ان کے سامنے ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ مزید یہ کہ چھریاں کلہاڑیاں اور مختلف النوع اسلحہ دیواروں کے پیچھے مخفی ہوتے ہیں لہذا وہ لوگ گاڑیوں کی ڈرائیونگ، بسوں کی سواری، ہوٹل بازی اور سیر وتفریح الغرض زندگی کی تمام سہولیات سے محروم ہو چکے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ فلسطینی سورماؤں (بھوت پریت) کے نئے جادو کے نئے اور جدید وسائل ہر تعریف وتوصیف سے بالاتر اور ماورائے عقل ہیں تو کیا یہ ممکن ہے کہ آج کے یہ «متحرک سائے» (بھوت پریت) ارض مقدس کی بازیابی کے وسائل میں سے ایک نیا اور جدید وسیلہ اور ذریعہ ہو۔

بقیہ : کاروانِ ختم نبوت

بس میں بٹھا کر شیخوپورہ سے لاہور کی طرف روانہ ہوگئی۔ اسیران ختم نبوت جب لاہور کی حدود میں داخل ہوئے تو ملٹری نے بس روک لی۔ اور سب انسپکٹر کو نیچے اترنے کا حکم دیا۔ ایک ملٹری آفیسر نے اس سے چابی لیکر بس کا دروازہ

کھول دیا۔ اور بڑے رعب و جلال سے گرجا کہ تمہیں معلوم نہیں نعرے لگانے والوں کو گولی مارنے کا حکم ہے۔ کون نعرے لگاتا تھا۔ اچانک اس سوال پر میرا ہاشمی خون کھول اٹھا میں نے کہا "میں لگاتا ہوں"۔ اس نے بندوق میرے سینے پر تان کر کہا "اچھا اب لگاؤ نعرہ" میں نے پرجوش انداز میں نعرہ لگایا۔ "میرا کالی کملی والا" سب نے باآواز بلند کہا "زندہ باد"۔ اس کی بندوق کی نالی نیچے ڈھلک گئی۔ منہ پھیر کر کہا "وہ تو زندہ باد ہی ہے" اور بس سے اتر گیا۔

ایسا معلوم ہوا جیسے جھلک دکھا کر آنکھوں سے اوجھل ہو گئی۔ پولیس نے سب انسپکٹر سے کچھ کہا اس نے بس کا دروازہ مقفل کر دیا۔ چند منٹوں کے بعد ہم بورسٹل جیل لاہور میں تھے۔

حق بات تہہ تیغ و سردار کریں گے
یہ جرم جو زندہ ہے تو ہر بار کریں گے

بحیرۂ مردار ایک مشاہدہ

فاعتبروا یا اولی الابصار

تحریر
سید محبوب علی رضوی
دیوبند

بحیرۂ مردار (DEAD SEA) اس جگہ پر واقع ہے جہاں آج سے چار ہزار سال پیشتر حضرت لوط علیہ السلام کی قوم آباد تھی یہ جگہ پانچ بستیوں پر مشتمل تھی، قوم لوط کی شرمناک بدکرداری جب حد سے بڑھ گئیں اور وہ اپنے پیغمبر علیہ السلام کی فہمائش پر باز آنے کے بجائے عذاب خداوندی کو دعوت دینے لگی تو بالآخر اس کی سرکشی اور فواحش کے اصرار پر قدرت کی جانب سے ایسی سخت ترین سزا دی گئی جو قیامت تک کیلئے آوازۂ عبرت بن گئی ہے۔ آسمان سے مسلسل پتھروں کی بارش نے قوم لوط کا نام و نشان صفحۂ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹا دیا، قرآن حکیم میں ہے۔

"وامطرنا علیہا حجارۃ من سجیل منضود مسومۃ عند ربک"

"اور ہم نے ان لوگوں پر لگاتار نشان کئے ہوئے پتھر برسائے"۔

(سورۂ ہود آیت ۸۲)

غرضیکہ ان کی آبادیوں کا تختہ الٹ دیا گیا اور وہاں کی زمین اپنی سطح سے چار سو میٹر نیچے چلی گئی اور ہر طرف پانی ہی پانی ابل پڑا اس پانی کی اہم اور نمایاں ترین خصوصیت یہ ہے کہ اس میں کبھی کوئی ذی روح آبی جانور نہیں پایا گیا، اس کے پانی میں سخت ترین قسم کی شوریت اور تلخی کے ساتھ چکناہٹ اور تعفن پایا جاتا ہے۔ ان چیزوں کی موجودگی نے بحیرۂ مردار کے پانی کو پانی کی عمومی افادیت سے یکسر محروم کر دیا ہے، اس کے پانی سے گندھک آمیز بدبو جس کی سخت ناگوار بو آتی ہے۔

دسویں صدی عیسوی (چوتھی صدی ہجری) کے تین مشہور سیاحوں اصطخری، ابن حوقل اور مقدسی نے بحیرۂ مردار کا مشاہدہ کیا تھا، ان کا متفقہ بیان ہے کہ:۔

"یہ ایک وحشت ناک جگہ ہے جس میں یکساں جسامت کے پتھر بکھرے ہوئے پڑے ہیں، اکثر پتھروں پر ایک قسم کا نقش سا پڑا ہوا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ مہر کرنے سے ہو جاتا ہے" ابن حوقل نے ان پتھروں کو ان کی جسامت اور گولائی کے اعتبار سے حیرت انگیز بتلایا ہے"

(ابن حوقل ص ۱۲۲، ۱۲۳)

"مقدسی نے پتھروں پر دھاریوں کا ہونا بیان کیا ہے جس سے قرآن حکیم کی واضح تصدیق ہوتی ہے"، (مقدسی ص ۱۸۵، ۱۸۶)

چار ہزار سال سے زائد مدت گزر جانے کے باوجود قوم لوط کی اس سرزمین میں آج تک عذاب خداوندی کی غضبناکی اور اس قوم کی شامت اعمال کے ہولناک اور لرزہ خیز آثار موجود ہیں، دسویں صدی کے مشاہدات اوپر گزر چکے ہیں اب ایک اور مشاہدہ ملاحظہ فرمایئے:۔

حیدرآباد دکن کے ایک نوجوان الحاج بدر الدین احمد نے حج سے پہلے مارچ کے مہینہ میں عراق و شام اور بیت المقدس کا سفر کیا تھا، مکہ مکرمہ سے ۴ مئی ۱۹۶۳ء کے ایک خط میں اپنے سفر کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے انہوں نے لکھا تھا کہ:۔

بصرہ، بغداد، کربلا، کوفہ، مدائن اور دمشق وغیرہ مقامات کی زیارت کرتے ہوئے ہم لوگ بیت المقدس پہنچے، حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مزاروں کی زیارت کی۔ رسالہ "دارالعلوم" میں بحیرۂ مردار پر مضمون پڑھا تھا اس کے دیکھنے کا دل میں شوق تھا، وہاں پہنچا پر ان تمام باتوں کی تصدیق ہو گئی جو رسالہ دارالعلوم میں مذکور تھیں۔ ایک بات میں نے خاص طور پر محسوس کی کہ اس پانی کے قریب گندھک کی بو پھیلی رہتی ہے۔

ابراہیم خلیل جاتے ہوئے جب بس پہاڑ سے چلتی ہے تو بحیرۂ مردار کے اوپر گہرا دھواں پھیلا ہوا ہے، ایک مقامی شخص نے بتلایا کہ یہ دھواں بحیرۂ مردار سے اٹھتا ہے، توراۃ میں بھی اس مقام سے دھوئیں کا اٹھنا مذکور ہے گویا اس وقت سے لے کر اب تک دھوئیں کی کیفیت برابر موجود ہے۔

باقی صفحہ ۲۲ پر ملاحظہ فرمائیں

مرزا قادیانی اپنے عقائد باطلہ کی روشنی میں

تحریر، طارق محمود، مشی گن امریکہ

محترم حافظ صاحب

السلام علیکم ۔

آپ کا پرچہ باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ شکریہ پچھلے چند ماہ سے قادیانیوں کی ریشہ دوانیاں پھر سے سامنے آرہی ہیں۔ چند سادہ لوح مسلمان شش و پنج میں ہیں کہ آخر سچ کیا ہے ہم مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ سچ اور جھوٹ کے درمیان جو امتیاز ہے اسے نمایاں کیا جائے۔ اس دیار غیر میں آپ کا اخبار یہ فریضہ بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہا ہے جس کے لئے ہم مسلمان آپ کے مشکور ہیں۔

چند اقتباسات جو قادیانیوں کی کتابوں سے لئے گئے ہیں آپ کی خدمت میں روانہ کر رہا ہوں۔ مقصد عوام کے سامنے قادیانیوں کو بے نقاب کرنا ہے مسئلہ ختم نبوت پر اتنا کچھ لکھا جا چکا ہے کہ مزید کچھ لکھنا میرے لئے دشوار ہے۔

مذہبی آزادی یقیناً سب کو حاصل ہوتی ہے اور یہ "جماعت احمدیہ" کو بھی حاصل ہے لیکن وہ اسلام کے نام سے جو بے شرم کھیل کھیل رہے ہیں وہ قابل مذمت ہے۔ وہ اپنے آپ کو شریعت اسلام سے الگ کر کے اور اپنے مذہب کو کسی بھی اور نام سے منسوب کر کے جتنی چاہیں تبلیغ کریں وہ ان کا حق ہے۔ لیکن خود کو مسلمان اور اپنے مذہب کو اسلام کا نام دیں تو پھر یہ کسی طور پر بھی جائز اور روا نہیں کہ وہ ہمارے جذبات کو مجروح کریں اس چیز کو پیش نظر رکھتے ہوئے مختصراً کچھ تحریر کیا ہے امید ہے کسی بھی مناسب وقت پر اپنے شمارہ میں جگہ مرحمت فرمائیں گے۔ شکریہ

والسلام

طارق محمود۔ ویسٹ لینڈ ۔ مشی گن امریکہ

سورۃ الاحزاب ، آیت نمبر ۴۰ ۔

ترجمہ: " (لوگو) محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے "

حدیث مبارک ۔

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ

"اور یہ کہ میری امت میں تیس کذاب ہوں گے اور ان میں سے ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں "

قادیانی اپنی تحریروں کے آئینے میں

یہ بات بالکل روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت محمدؐ کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے "

(حقیقۃ النبوۃ ، از مرزا محمود "خلیفہ قادیان" صفحہ نمبر ۲۲۸)

"انہوں نے یعنی مسلمانوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ خدا کے خزانے ختم ہو گئے ...... ان کا یہ سمجھنا خدا تعالیٰ کی قدر کو ہی نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے ورنہ ایک نبی تو کیا میں تو کہتا ہوں کہ ہزاروں نبی ہوں گے "

(انوار خلافت: از مرزا محمود ص نمبر ۶۲)

"اگر میری گردن کے دونوں طرف بھی تلوار رکھ دی جائے اور مجھے کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ تو میں اسے ضرور کہوں گا کہ تو جھوٹا ہے کذاب ہے آپؐ کے بعد آسکتے ہیں اور ضرور آسکتے ہیں "

(انوار خلافت : ص نمبر ۶۵)

اگر مندرجہ بالا دعووں کو درست مان لیا جائے تو مندرجہ ذیل قادیانیوں نے نبوت کا دعویٰ کیا لیکن خود قادیانیوں نے انہیں جھوٹا قرار دیا ۔

۱ چراغ دین جموی اس کے دعویٰ نبوت کے بعد مرزا غلام احمد کی تحریر بھی پڑھنے کے لائق ہے مرزا صاحب چراغ دین کے دعویٰ نبوت کے بعد بہت چراغ پا ہوئے کہا۔

"نفس امارہ کی غلطی نے چراغ دین کو خود ستائی پر آمادہ کیا "

۲ منشی ظہور الدین اروپی نے خود کو حضرت یوسفؑ ثانیا کر پیش کیا۔ (نعوذ باللہ)

۳ یار محمد قادیانی ۴۔ عبداللہ تیماپوری

۵ احمد نور کابلی ۶ محمد صدیق بہاری

۷ عبداللطیف گناچوری ۸ نبی بخش

۹ عبداللہ چٹوار کے ۔

فیصلہ قارئین کرام پر ہے کہ سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے ۔

(آئینہ کمالات ص ۵۶۵)

"مجھے خدا کی طرف سے مارنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے "

"سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا "

"ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں "

"اے عزیزو! اس شخص (مرزا) مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے خواہش کی "

"پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو، اب نئی خلافت لو اور ایک زندہ علی (مرزا قادیانی) تم میں موجود ہے۔ اس کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علی (حضرت علیؓ) کی تلاش کرتے ہو "

(ملفوظات مرزا)

"میں خدا کا کشتہ ہوں اور تمہارا حسین (حضرت امام حسینؓ) دشمنوں کا کشتہ ہے۔"

مندرجہ بالا دعووں کو پڑھ کر یہ تعین کرنا یقیناً دشوار ہو جاتا ہے کہ مرزا صاحب آخر کیا ہیں؟۔

کبھی خدائی کا دعویٰ، کبھی نبی و رسول کا دعویٰ، کبھی مسیح موعود ہونے کا دعویٰ، کبھی خلیفہ ہونے کا دعویٰ تو کبھی کرشن ہونے کا دعویٰ، ایک شخص کے اتنے بہروپ؟

حضرت علامہ اقبالؒ نے کہا تھا

"رسول کریمؐ کی خلافت رسالت پر ایمان ہی وہ حقیقت ہے جو مسلم اور غیر مسلم کے درمیان وجہ امتیاز ہے اور اس امر کے لئے فیصلہ کن ہے کہ فرد یا گروہ ملت اسلامیہ میں شامل ہیں یا نہیں..... میری رائے میں قادیانیوں کے سامنے دو راہیں ہیں یا وہ اعلان کریں کہ الگ امت ہیں یا ختم نبوت کی تاویلیں چھوڑ کر اسے پورے مفہوم کے ساتھ قبول کر لیں۔"

مندرجہ بالا مدعین کذابین مرزا صاحب کے پیروکاروں میں سے تھے۔

مرزا صاحب اپنے عقائد کی روشنی میں

عقیدہ ختم نبوت:۔

"کیا تو نہیں جانتا کہ پروردگار رحیم و صاحب فضل نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بغیر استثنا کے خاتم النبیین نام رکھا اور ہمارے نبیؐ نے اہل طلب کے لئے اس کی تفسیر اپنے قول لا نبی بعدی میں واضح کر دی ہے اور اگر ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا ظہور جائز قرار دیں تو گویا ہم باب وحی بند ہو جانے کے بعد اس کا کھلنا جائز قرار دیں گے۔ اور یہ صحیح نہیں جیسا کہ مسلمانوں پر ظاہر ہے اور ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کیونکر آ سکتا ہے۔ درآں حالیکہ آپؐ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر نبیوں کا خاتمہ فرما دیا۔"

(حمامۃ البشریٰ، از مرزا غلام احمد قادیانی ص ۳۴)

سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی دوسرے نبی کی نبوت اور رسالت کو کافر اور کاذب جانتا ہوں۔"

(تبلیغ رسالت جلد دوم ص نمبر ۲۶)

"میں نے ہرگز نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ میں نے نہیں کہا کہ میں نبی ہوں لیکن ان لوگوں نے جلدی کی اور میرے قول کے سمجھنے میں غلطی کی..... میں نے لوگوں سے سوائے اس کے جو میں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے اور کچھ نہیں کہا کہ میں محدث ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے اسی طرح کلام کرتا ہے جس طرح محدثین سے۔"

(حمامۃ البشریٰ ص نمبر ۹۶)

"محدث جو مرسلین میں سے امتی بھی ہوتا ہے اور ناقص طور پر نبی بھی۔"

(ازالہ اوہام ص ۵۶۹)

بعد میں خدا کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدے پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔"

(حقیقت الوحی، ص ۱۶۹)

"اس امت میں نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔"

(حقیقت الوحی)

اکتوبر ۱۹۰۶ء میں سیالکوٹ میں ایک تقریر کے دوران آپ نے یہ اعلان کیا کہ "میں ہندوؤں کے لئے کرشن ہوں"۔ "سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (دافع البلاء ص ۱۱)

کوئی بھی قاری مندرجہ بالا تحریروں میں تضاد دیکھے بغیر نہیں رہ سکتا اور کوئی بھی مومن اور صالح شخص اپنی تکفیر کرنے سے قاصر ہوتا ہے۔ نبی تو پھر بہت ہی عالی مقام ہوتے ہیں۔

"قادیانیوں کا اخلاقِ حسنہ"

"میرے مخالف جنگلوں کے سؤر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔"

(نجم الہدیٰ ص ۵۳)

"جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے۔"

(انوار الاسلام ص ۳۰)

"تمام اہل اسلام دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔"

(آئینہ صداقت ص ۳۵، مرزا محمود)

"مسلمانوں سے رشتہ ناطہ حرام و ناجائز ہے۔"

(انوار خلافت ص ۹۶)

حضرت فاطمہؓ کی توہین

"حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔"

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۱)

ایک چہرہ کئی روپ

"میں نے خواب دیکھا کہ میں خدا ہوں، میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں۔"

بقیہ: بحیرہ مردار کا مشاہدہ

مکتوب نگار نے آخر میں لکھا ہے کہ:۔

"بحیرہ مردار کے گرد جلے ہوئے پتھر بکھرے پڑے ہیں اور آج بھی صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ اوپر سے برسے ہیں۔"

اس خط سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہزار سال پہلے ابن حوقل، اصطخری، اور مقدسی وغیرہ نے اس مقام کی جو کیفیت دیکھی تھی بعینہ وہی حالت اپنی تمام خصوصیات کے ساتھ آج بھی پائی جاتی ہے۔

(دارالعلوم دیوبند)

بقیہ: سنام گنج (بنگلہ دیش)

الدین قاسمی ڈھاکہ، مولانا زکریا القاد ڈھاکہ یونیورسٹی مولانا اسماعیل، مولانا امین الدین نے بھی خطاب کیا آخر میں حضرت مولانا عبدالحق صاحب مجاز حضرت مدنی نے تمام مسلمانوں کے رد قادیانیت اور عیسائیت کے بارے میں کام کرنے کا وعدہ لیا۔

سندھ اور کراچی میں پھیلائی جانیوالی بے چینی میں قادیانیوں کا ہاتھ ہے۔ عالمی مرکزی رہنماؤں کے اعزاز میں دیئے گئے

استقبالیہ میں اہم شخصیات نے شرکت کی

کراچی: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا عبدالرحمٰن باوا نے کہا کہ قادیانیت ایک سیاسی گروہ ہے اور ان کے اپنے سیاسی عزائم ہیں۔ سندھ اور کراچی میں پھیلائی جانے والی بے چینی میں قادیانیوں کا بہت بڑا ہاتھ ہے حکومت کو چاہیئے کہ اس کا فوری کانوٹس لے لیکن ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے موجودہ حکومت کے برسر اقتدار آنے کے بعد ملک میں قادیانیوں کی سرگرمیوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ وہ پیر کی شام مورخہ ۱۲ فروری کو مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد انور فاروقی کی جانب سے اپنے اور مولانا منظور احمد الحسینی کے اعزاز میں ان کے جمہوریہ مالٹا کے کامیاب دورے سے واپسی پر دیئے گئے استقبالیہ سے خطاب کر رہے تھے۔ تقریب سے پروفیسر غفور احمد، سید منور حسن، عبدالستار افغانی، مولانا اسفندیار، زہیر اکرم ندیم، الحاج شمیم الدین، مولانا آصف قاسمی، مولانا اسعد تھانوی، قاری عبدالباعث، مولانا احمد میاں حمادی اور دیگر اہم علماء و اہم شخصیات نے شرکت کی۔ ان علمائے کرام اور سیاسی رہنماؤں نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا اور کہا اس مجلس نے عقیدۂ ختم نبوت اور قادیانیت کے مسئلہ پر ہر دور میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اور یہ جماعت بڑے احسن طریقہ سے اپنا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجلس نہ صرف اندرون ملک سرگرم عمل ہے۔ بلکہ بیرون ملک بھی خدمات انجام دے رہی ہے۔ مقررین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ کسی قادیانی سفیر کو پاکستان کا سفیر مقرر نہ کیا جائے اور کہا کہ تمام اسلامی ملک اور وہاں کے علماء کرام پاکستان کے دستور کی کاپی، قادیانی آرڈیننس اور پاسپورٹ فارم کی کاپی فراہم کی جائے اور انہیں پاکستان میں قادیانیوں کے خلاف کئے گئے اقدامات سے آگاہ کیا جائے انہوں نے کہا کہ بیرون ملک پاکستانی سفیروں کو ہدایت کی جائے کہ وہ بیرون ملک قادیانیوں کی غیر اسلامی سرگرمیوں پر نظر رکھیں۔ مولانا منظور احمد الحسینی نے کہا کہ اب ختم نبوت کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچنے لگا ہے جس سے امت مسلمہ بیدار ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا قادیانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے آخر میں وہ قراردادیں منظور کی گئیں جن میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانی آرڈیننس پر عمل درآمد کرایا جائے۔ مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ اور ماڈل کالونی کے مسلمانوں کے قبرستان سے قادیانی مردے کی لاش نکالی جائے۔

قادیانی آرڈیننس پر عملدرآمد کرایا جائے

سرگودھا۔ عالمی مجلس پاکستان کے مبلغ حضرت مولانا قاری محمد اکرم صاحب طوفانی نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فوری طور پر قادیانی آرڈیننس پر سختی سے عملدرآمد کرتے ہوئے اٹک میں دفن قادیانی مردے کو فوراً مسلمانوں کے قبرستان سے نکلوائے، بیت الاحمدیہ نیو سول لائن اور قادیانیوں کی دیگر عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ محفوظ کرائے۔ قادیانیوں کی عبادت گاہ کا ڈیزائن تبدیل کیا جائے اقوام متحدہ سے قادیانی سفیر واپس بلائے۔ ملک بھر سے قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے الگ کرے، ارتداد کی سزا فوراً نافذ کرے۔ اور ملک بھر میں جتنے بھی قادیانیوں پر مقدمات ہیں فوراً ان سب کو گرفتار کرے۔ قادیانیوں سے نواحی چکوک میں جو ناجائز اسلحہ ہے برآمد کرائے۔ ان اقدامات پر عملدرآمد کرا کر سچا مسلمان اور محب وطن ہونے کا ثبوت دیں۔

شکر گڑھ میں عظیم الشان جلسہ

شکر گڑھ (نامہ نگار) ۵ فروری ۱۹۹۰ء کو شکر گڑھ کچہری کے کھلے میدان میں مکتبۂ فکر کی دینی و سیاسی جماعتوں کا ایک بہت بڑا جلسہ عام منعقد ہوا۔ انجمن شہریان کے صدر چوہدری محمد طور ایڈووکیٹ کی صدارت میں کشمیری حریت پسندوں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے مختلف مقررین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شکر گڑھ کے امیر مولانا [illegible] نے مسئلہ کشمیر کا پس منظر پیش کرتے ہوئے بتایا کہ یہ مسئلہ پیدا ہی نہ ہوتا تھا ساری باؤنڈری پاکستان کے ساتھ ملتی ہے بھارت کو پٹھانکوٹ سے کشمیر کے لئے ایک ہی راستہ ملتا تھا۔ برصغیر کی تقسیم کے وقت ضلع گورداسپور پاکستان کا اعلان ہوا لیکن تین دن کے بعد بدقسمتی سے ظفر اللہ قادیانی مرزائی کی غداری سے ضلع گورداسپور کی تین تحصیلوں بٹالہ، گورداسپور اور پٹھانکوٹ کو کاٹ کر بھارت کا حصہ بنا دیا گیا۔ اس طرح بھارت کو کشمیر میں داخل ہونے کا موقع مل گیا۔ اور تحصیل شکر گڑھ کو اس لئے چھوڑ دیا گیا کہ قدرتی طور پر دریائے راوی کی وجہ سے مذکورہ تینوں تحصیلوں سے الگ تھلگ تھی۔ مرزائیوں کی غداری سے اتنا زبردست نقصان ہوا ہے جس کی سزا کشمیری اور پاکستانی آج تک بھگت رہے ہیں۔

قادیانی اندرون سندھ جلسے کر رہے ہیں

گزشتہ دنوں قادیانیوں نے محمود آباد میں جلسہ کیا جبکہ آئین پاکستان اور صدارتی آرڈیننس کے تحت جلسہ نہیں کر سکتے یہ بات ختم نبوت یوتھ فورس کنری کے صدر جناب محمد صفدر نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہی انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کی سرگرمیوں میں خطرناک حد تک اضافہ ہو گیا ہے اور حکومت خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے اگر قادیانیوں کی سرگرمیوں کا نوٹس نہ لیا گیا تو بہت جلد پورے ملک میں قادیانیوں کے خلاف تحریک شروع کی جائے گی تو پھر نہ ان کی حفاظت حکومت کر سکے گی اور نہ ان کا تحفظ انگریز کر سکے گا۔

قادیانی و ہندو لابی فسادات کرا رہی ہے

سرگودھا: شبان ختم نبوت سرگودھا کے رہنما نصیح اللہ جہانگیر، شیخ جہانگیر سرور ایڈووکیٹ جنرل سیکرٹری اسحٰق ڈوگر عبدالرزاق وسیم، محمد ارشد عامر نے اپنے مشترکہ بیان میں کراچی میں ہونے والے فسادات میں جانی و مالی نقصان پر گہرے رنج

کا اظہار کیا ہے انہوں نے کہا کہ ہندو اور قادیانی لابی کے ایجنٹ ملک کے اندر فسادات کروانے کے لئے کوشاں ہیں تاکہ ملک کے اندر انارکی پھیلی رہے اور پاکستان کے عوام چین سے نہ بیٹھ سکیں انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو ان ہندو قادیانی لابی کے ایجنٹوں سے ہوشیار رہنا چاہئے اور ان کی کارکردگی پر کڑی نگاہ رکھنی چاہئے انہوں نے کہا کہ ملک کے اندر امن قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ یہودی لابی کے ایجنٹ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے الگ کیا جائے اور اقوام متحدہ میں مسلمان سفیر تعینات کیا جائے کیونکہ دس کروڑ مسلمانوں کا نمائندہ بھی مسلمان ہی ہونا چاہئے جو مسلمانوں کی صحیح ترجمانی کر سکے۔

قادیانیت کا احتساب جاری رہے گا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لوئر پکھل کے دفتر کا افتتاح۔

نیو ملاد پور (نمائندہ خصوصی) حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالےٰ نے نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم فرما کر ہم سب پر احسان عظیم کیا ہے کہ ہمیں اس نے آخری امت بنا دیا قرآن مجید آخری آسمانی کتاب اللہ تعالیٰ نے ہماری ہدایت و رہنمائی کے لئے نازل فرمائی مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ حضور کی ختم نبوت کا مسئلہ اور عقیدہ گھر گھر پہنچائیں اور قادیانیوں کے مکر و فریب کو سمجھنے کی کوشش کریں شیزان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں ان خیالات کا اظہار مولانا احسان دانش صاحب مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے دارالعلوم تعلیم القرآن شیر پور کے سالانہ جلسہ کی آخری نشست سے خطاب کرتے ہوئے کیا اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لوئر پکھل کے ناظم اعلیٰ مولانا سید اسرار الحق شاہ صاحب نے بھی خطاب فرمایا اور کہا کہ قادیانیت کا احتساب ہم ہر صورت میں جاری رکھیں گے اس موقع پر لوئر پکھل کے لئے مجلس کے دفتر کا بھی افتتاح ہوا عالمی مجلس لوئر پکھل کے امیر مولانا محمد ظفر اقبال قریشی اور قاری سید محمد شاہ نے بھی خطاب فرمایا کانفرنس کی آخری نشست سے ممتاز مذہبی اور روحانی پیشوا حضرت علامہ قاری محمد یونس صاحب مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے فکر آخرت پر زور دیا اور فرمایا۔

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

آپ نے اپنے خطاب میں لوگوں پر زور دیا کہ وہ عظمت مصطفےٰ کو سمجھنے کے لئے قرآن و سنت کا علم حاصل کریں۔

خدمت خلق کی آڑ میں قادیانیت کی تبلیغ

فیصل آباد (۔) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے ایس پی سٹی سے مطالبہ کیا ہے کہ خدمت خلق کی آڑ میں ثار کالونی فیصل آباد میں گندے نالے کی صفائی کی آڑ میں قادیانی مذہب کی تبلیغ کرنے پر مجلس خدام الاحمدیہ فیصل آباد کے صدر ظلمت حسین شہزاد اور خدام الاحمدیہ۔ اطفال احمدیہ اور انصار اللہ کے دیگر ایک صد قادیانیوں کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ سی تعزیرات پاکستان کے تحت مقدمہ چلایا جائے اور مسلمان محلوں کی بجائے قادیانیوں کے شہر ربوہ میں صفائی کریں کیونکہ فیصل آباد شہر میں صفائی کی ذمہ داری میونسپل کارپوریشن کے سپرد ہے جس کے لئے شہری بلدیہ کو سالانہ ۳۲ کروڑ روپے ٹیکس ادا کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ خدام الاحمدیہ ربوہ کی کمانڈو اور تخریب کار تنظیم ہے جو ملک میں ہنگامے اور فساد کراتی ہے اور ملک کے امن و امان کو تباہ کرنے کی سازش کرتے ہیں گزشتہ سال بھی اس تنظیم نے اپریل سے جولائی تک صوبہ پنجاب کے چھ شہروں اور دیہات میں قتل و غارت کرائی تھی جس کی وجہ سے کئی مسلمان شہید اور زخمی ہو گئے تھے اب اس تنظیم نے خدمت خلق کی آڑ میں مسلمانوں کے محلوں میں فساد کرانے کا پروگرام بنایا ہے جس کا فوری نوٹس لیا جانا چاہئے اور اس تنظیم کی خطرناک سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے انجمن احمدیہ ربوہ اور فیصل آباد کے سرکردہ قادیانی رہنماؤں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے کیونکہ قادیانی غیر مسلم اپنے قادیانیوں کے گھروں میں رضاکارانہ طور پر صفائی کر سکتے ہیں اگر وہ مسلمانوں کے محلوں میں ایسا کریں گے تو قادیانی مذہب کی تبلیغ کے زمرے میں ان کی سرگرمیاں آئیں گی تاکہ لوگ قادیانی مذہب میں داخل ہو جائیں جو امتناع قادیانیت آرڈیننس کی دفعہ ۲۹۸۔ سی کے تحت جرم ہے اور مسلمانوں کے محلہ جات میں امن و امان کی صورتحال خراب کرنے کی ایک سازش ہے جس کو ناکام بنایا جانا ضروری ہے انہوں نے وفاقی صوبائی سیکورٹی برانچ کی فوج کے خفیہ اداروں کے سربراہوں سے بھی اپیل کی ہے کہ قادیانیوں کی خدمت خلق کی آڑ میں قادیانی مذہب کی تبلیغ وغیرہ کی روک تھام کے لئے موثر کارروائی کی جائے اور فیصل آباد کے محلہ مصطفےٰ آباد جہاں قادیانیوں کے ۱۱ گھر ہیں پیپلز کالونی محلہ رحمانی مسجد کے نزدیک قادیانی گھروں، پیپلز کالونی ۲ اسلام پارک میں قادیانی گھروں، کرکٹ والی گراؤنڈ حسن آباد کے ساتھ قادیانی گھروں، ڈی ٹائپ کالونی امین پور بازار گول، ماڈل ٹاؤن وغیرہ میں قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیوں کا نوٹس لیا جائے۔

سنام گنج (بنگلہ دیش) میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

سنام گنج (رپورٹ شاہد احمد) ۱۴ جنوری ۱۹۹۰ء کو مجلس تحفظ ختم نبوت سنام کے زیر اہتمام یک روزہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اس کانفرنس کے شرکاء کی تعداد ۲۰ ہزار تھی اس کانفرنس کی دو نشستیں ہوئیں۔ پہلی نشست کا آغاز ظہر کے بعد ۲ بجے مولانا محمد نور الامین کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ پہلے اجلاس کے بڑے مقرر حضرت مولانا نور اللہ (برہمن باڑیہ) تھے آپ نے رد قادیانیت پر تفصیلی تقریر فرمائی دوران تقریر مسلسل نعرے تکبیر لگتے رہے جبکہ مسیح الرحمان نے اپنی تقریر میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور مولانا نور الاسلام ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت نے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیے۔ اس کانفرنس کا دوسرا اجلاس مغرب کے بعد ہوا اس اجلاس کی صدارت حضرت مولانا عبدالکریم صاحب شیخ کوڑیا نے کی اس اجلاس کے مہمان خصوصی حضرت مولانا سید محمد اسعد مدنی تھے انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ مرزا قادیانی کی تمام پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں مرزا نے محمدی بیگم سے نکاح کی پیشگوئی کی تھی مگر نکاح نہ ہوا مولانا ثناء اللہ امرتسری کی موت کے بارے میں پیشگوئی کی خدا کا شکر کہ ایسا ہوا کہ مرزا خود حضرت مولانا کی زندگی میں ہی منہ مانگی موت ”وبائی ہیضہ“ سے جہنم واصل ہوا اس کے علاوہ اس کی ساری زندگی جھوٹ پر مبنی تھی اور جھوٹا کبھی نبی نہیں ہو سکتا اس اجلاس میں مولانا شمس

باقی صـ ۲۲ پر ملاحظہ فرمائیں

Ahmadis are Traitors

Both To Islam And To India

(ALLAMA IQBAL'S LETTER TO PANDIT JAWAHAR LAL NEHRU.)

LAHORE
June 21, 1936

My dear Pandit Jawaharlal,

Thank you so much for your letter which I received yesterday. At the time I wrote in reply to your articles I believed that you had no idea of the political attitude of the Ahmadis. Indeed the main reason why I wrote a reply was to show, especially to you, how Muslim loyality had originated and how eventually it had found a revelational basis in Ahmadism. After the publication of my paper I discovered, to my great surprise, that even the educated Muslims had no idea of the historical causes which had shaped the teachings of Ahmadism. Moreover, your Muslim Admirers in the Punjab and elsewhere felt perturbed over your articles as they thought you were in sympathy with Ahmadiyya movement. This was mainly due to the fact that the Ahmdis were jubilant over your articles. The Ahmadi Press was mainly responsible for this misunderstanding about you. However I am glad to know that my impression was erroneous. I myself have little interest in theology, but had to dabble in it a bit in order to meet the Ahmadis on their own grounds. I assure you that my paper was written with the best intentions for Islam and India. I have no doubt in my mind that the Ahmadis are traitors both to Islam and India.

I was extremely sorry to miss the opportunity of meeting you in Lahore. I was very ill in those days and could not leave my rooms. For the last two years I have been living a life practically of retirement on account of continued illness. Do let me know when you come to the Punjab next. Did you receive my letter regarding your proposed Union for Civil Liberties? As you do not acknowledge it in your letter I fear it never reached you.

Your Sincerely
Mohammad Iqbal.

Who are Quadianis or Ahmadis?

The followers of Mirza Ghulam Ahamad of Quadian are called the Quadianis or Ahmadis whether they may regard him as a real Prophet or as a 'Zilli' or 'Broozi' Prophet or as the Massih Mau 'ud' or as a reformer, or as a Traditionalist (Muhaddis), or as a spritual leader or as a priest, or a mystic or so. Whatever may they regard him they are invariably non-Muslims, rather traitors, both to Islam & to the Millat-e-Islamiyah. But they faraudulently claim to be one of the Muslim sects like the Hanafis, The Malikis The Shafi 'is, and The Hanbalis etc who are undoubtedly pristine & puritan Muslims. There is not an io-ta of truth in their such fraudulent claim. This is a worst type of fraud on their part motivated to misguide the simple minded Muslims. They are unanimously held by the recognised authorities of Islam to be no Muslims or a Muslim Sect whether they may belong to their 'Rabwa' group or to the 'Lahore' group. All of them are non-Muslims.

مراسلات

جب ائیر مارشل چوہدری قادیانی فوج کا سربراہ تھا

مدیر محترم ـــ آج میں آپ کی خدمت میں ایک اہم واقعہ گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔ یہ واقعہ اس دور کا ہے جبکہ فضائیہ کا سربراہ ائیر مارشل ظفر چوہدری تھا۔ میرے ایک بہت ہی قریبی دوست نے مجھے بتایا کہ چند نوجوان فضائیہ میں ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے کراچی کورنگی گئے۔ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ آرڈر ملا کہ تم لوگ ہیڈکوارٹر رپورٹ کرو جب وہ لوگ ہیڈکوارٹر گئے تو انہیں بتایا گیا کہ تم لوگ ٹریننگ کے معیار پر پورے نہیں اترے۔ تم نے وہ لوازمات پورے نہیں کیے جو ٹریننگ سے پہلے پورے کئے جاتے ہیں لہٰذا تم لوگوں کو نوکری سے نکالا جاتا ہے ان نوجوانوں نے بہت سمجھایا کہ ہمیں ٹریننگ سے پہلے ان لوازمات کے بارے میں بالکل نہیں بتایا گیا لیکن ہیڈ کوارٹر کا ذمہ دار کسی بات کو سننے پر تیار نہیں تھا وہ نوجوان چھوٹا سا منہ لے کر باہر نکل آئے۔ جب یہ نوجوان باہر نکلے تو مین گیٹ پر ایک شخص کھڑا تھا۔ اس نے ان نوجوانوں سے کہا کہ یہ فارم پر کر دیں اور کراچی جا کر ٹریننگ حاصل کریں۔ ان نوجوانوں نے جب وہ فارم دیکھا تو پتہ چلا کہ یہ قادیانیت میں شامل ہونے کا "بیعت فارم" ہے اور فارم دینے والا بھی قادیانی ہے۔ نوجوانوں نے فارم لینے اور اسے پر کرنے سے انکار کر دیا۔ نوکری چھوڑنا گوارا کر لیا یوں یہ لوگ قادیانیت سے بچ گئے خیر یہ تو وہ لوگ تھے جو قادیانیوں کے ہاتھ نہ چڑھے نہ معلوم اور کتنے لوگ ایسے ہوں گے جنہوں نے قادیانیت کو اختیار کر لیا ہوگا۔

ایک واقف کار لاہور

نوٹ: اس واقعہ کی تصدیق یا تکذیب ہم نہیں کر سکتے ہاں اتنا ضرور ہے کہ حکومت کے کلیدی عہدوں پر فائز قادیانی پہلے اپنے مشن کی تبلیغ کرتے ہیں بعد میں وہ سرکاری کام کرتے ہیں۔

(ادارہ)

Khilaphat page 21).

Meanwhile, the Council looked into books and articles written by reliable Muslim scholars on the apostasy of Qadiyanis and their being outside the pale of Islam.

Régarding Qadiyanis as apostates, the Provincial Parliamentary Council of the Northern border area of Pakistan unanimously adopted a resolution in 1974 considering them as a non-Muslim minority. This résolution was later confirmed by the National Assembly of Pakistan.

In addition to their falsehood to the faith, Qadiyanis were known agents of the British Government in India which had patronized this pernicious cult and supported it. Ghulam Ahmad announced the rescinding of Jihad (Fighting in the way of Allah) because his imperialist masters dreaded nothing more than the Muslim's firm belief in Jihad). By supporting this charlatan they aimed at uprooting this belief from the hearts of the Muslims and thus implanting loyalty to the British Raj. In this connection Ghulam Ahmad said: "I believe that the more my followers become, the less the believers in Jihad. This is so because it is incumbent on him who believes that I am the promised Messiah or the Mahdi to deny Jihad".

Thereupon, the Council, after thorough study of these documents about Qadiyanism: its fundamental beliefs, its dangerous attempt to annul the true Islamic creed and to mislead the Muslims, have unanimously decided to pass the judgement that Qadiyanism which is also dubbed "Ahmadiyyah" is an infidel and apostate cult and totally outside the pale of Islam. The Fiqh Council announces that it is incumbent on Muslim governments, scholars, writers, thinkers and preachers to combat this pernicious movement and its adherents wherever they exist.

May Allah, hallowed be his name and exalted, crown our efforts with success.

بقیہ : انفاق وعفو

نہیں، بہرحال یہ غلطی افسوس ناک ہے اس پر استغفار کیا جائے۔ البتہ آئندہ اس پر سختی سے عمل کیا جائے اور کسی قادیانی مرتد کو کے لئے میت کو چارپائی نہ دی جائے۔

قادیانی غریب کی خدمت

عندلیب گلشن ۔ ملتان

سوال نمبر ۱۔ میں ہر ماہ ایک سری دو چھیپھڑے خرید کر کے چیل کووں کو ڈالتی ہوں میری ایک ہمسائی قادیانی غریب عورت ہے میری تمنا اس کی مدد کرتی رہتی ہے۔ اس کا اقرار ہے کہ جانور کی بجائے انسان مدد کا زیادہ مستحق ہے مجھے انشراح نہیں کیا غیر مذہب والے کی مدد صدقہ سے کی جا سکتی ہے؟

ج: یہ بات صحیح ہے جانور کی بجائے انسان کی مدد افضل و بہتر ہے، ہمسائے میں اگر قادیانی ضرورت مند ہے، غریب اور محتاج ہے تو اس کی خدمت بھی کار ثواب ہے لیکن اس سے اہم تر فرض یہ ہے کہ اس کو مسلمان ہونے کی دعوت دی جائے تاکہ وہ قیامت کے دن دوزخ کی آگ سے بچ سکے۔ نیز قادیانی کی خدمت کرتے ہوئے یہ ملحوظ خاطر رکھا جائے کہ اس کے ساتھ تعلقات قائم نہ کئے جائیں اور اس کی غمی خوشی میں شرکت نہ کی جائے۔

اصحابی کالنجوم

میرے صحابہؓ ستاروں کی مانند ہیں۔ پس تم ان میں سے جس کی اقتداء کرو گے، ہدایت پاؤ گے

(حدیث نبوی)

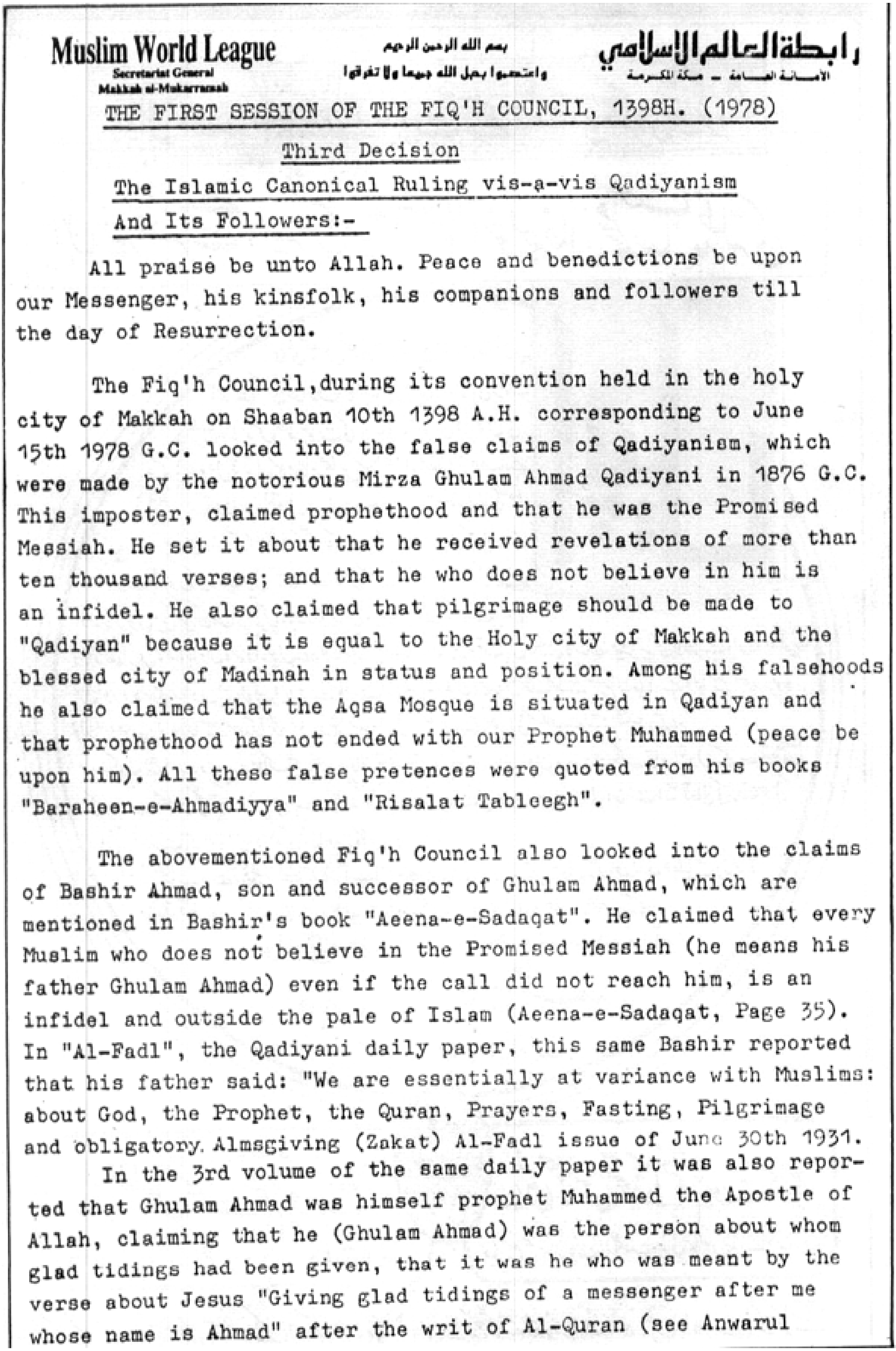

Muslim World League
Secretariat General
Makkah al-Mukarramah

بسم الله الرحمن الرحيم
واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا

رابطة العالم الإسلامي
الأمانة العامة – مكة المكرمة

THE FIRST SESSION OF THE FIQ'H COUNCIL, 1398H. (1978)

Third Decision

The Islamic Canonical Ruling vis-a-vis Qadiyanism And Its Followers:-

All praise be unto Allah. Peace and benedictions be upon our Messenger, his kinsfolk, his companions and followers till the day of Resurrection.

The Fiq'h Council, during its convention held in the holy city of Makkah on Shaaban 10th 1398 A.H. corresponding to June 15th 1978 G.C. looked into the false claims of Qadiyanism, which were made by the notorious Mirza Ghulam Ahmad Qadiyani in 1876 G.C. This imposter, claimed prophethood and that he was the Promised Messiah. He set it about that he received revelations of more than ten thousand verses; and that he who does not believe in him is an infidel. He also claimed that pilgrimage should be made to "Qadiyan" because it is equal to the Holy city of Makkah and the blessed city of Madinah in status and position. Among his falsehoods he also claimed that the Aqsa Mosque is situated in Qadiyan and that prophethood has not ended with our Prophet Muhammed (peace be upon him). All these false pretences were quoted from his books "Baraheen-e-Ahmadiyya" and "Risalat Tableegh".

The abovementioned Fiq'h Council also looked into the claims of Bashir Ahmad, son and successor of Ghulam Ahmad, which are mentioned in Bashir's book "Aeena-e-Sadaqat". He claimed that every Muslim who does not believe in the Promised Messiah (he means his father Ghulam Ahmad) even if the call did not reach him, is an infidel and outside the pale of Islam (Aeena-e-Sadaqat, Page 35). In "Al-Fadl", the Qadiyani daily paper, this same Bashir reported that his father said: "We are essentially at variance with Muslims: about God, the Prophet, the Quran, Prayers, Fasting, Pilgrimage and obligatory Almsgiving (Zakat) Al-Fadl issue of June 30th 1931.

In the 3rd volume of the same daily paper it was also reported that Ghulam Ahmad was himself prophet Muhammed the Apostle of Allah, claiming that he (Ghulam Ahmad) was the person about whom glad tidings had been given, that it was he who was meant by the verse about Jesus "Giving glad tidings of a messenger after me whose name is Ahmad" after the writ of Al-Quran (see Anwarul

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

عالمی مجلس تحفظ نبوت کے منصوبے اور پروگرام

اہلِ خیر حضرات سے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کی

اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ادارہ آنجناب کے لئے کسی تعارف کا محتاج نہیں اسلام کی دعوت و تبلیغ، ناموس ختم نبوت کی پاسبانی، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے قادیانی زندیقوں نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے۔ پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے اربوں کھربوں کے منصوبے شروع کر دیئے ہیں جس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ذمہ داریوں میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ اندرون و بیرون ملک مجلس کے مبلغ دفاتر، مدارس، مساجد، ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے وقف ہیں۔ مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ ہے، اردو، انگریزی عربی اور دوسری زبانوں میں لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون و بیرون ملک مفت تقسیم کیا جاتا ہے، جامع مسجد ربوہ دارالمبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنۂ تکمیل ہیں۔

جب کہ لندن اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کئے جا چکے ہیں۔ اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں ختم نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔

آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس کار خیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات (زکوٰۃ صدقہ فطر اور دیگر صدقات و عطیات وغیرہ میں مجلس کا زیادہ حصہ رکھیں گے۔

واجرکم علی اللہ - والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

(فقیر) **خان محمد**

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
حضوری باغ روڈ۔ ملتان

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی
جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

کراچی میں الائیڈ بنک آف پاکستان کھوڑی گارڈن برانچ کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۵۹، میں براہ راست جمع کرا سکتے ہیں